سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعرات،19-دسمبر2019

(یوم الخمیس،21-ربیع الثانی1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سترہواں اجلاس

جلد 17 : شمارہ 2

99

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ19-دسمبر2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کاایوان کی میز پر رکھاجانا

ایک وزیر درج ذیل رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھیں گے:

(i) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور اور ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی مئی2003سے جون2008کے عرصہ تک کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال17-2016

(ii) ایم،اے جوہر ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم، ایل ڈی اے،لاہور اور ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال17-2016

نوٹ: درج بالا آڈٹ رپورٹوں کی نقول مورخہ29-نومبر2019کو پہلے ہی فراہم کر دی گئی ہیں۔

101

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

جمعرات، 19-دسمبر 2019

(یوم الخمیس ، 21-ربیع الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 58 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

مَنْ
كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا
قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاۗءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ
فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾

سورۃ النِّسَآء آیات 134 تا 135

جو شخص دُنیا (میں عملوں) کی جزاء کا طالب ہو تو اللہ کے پاس دُنیا اور آخرت (دونوں) کے لئے اجر (موجود) ہیں۔ اور اللہ سنتا دیکھتا ہے (134) اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو اللہ ان کا خیر خواہ ہے۔ تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم پیچدار شہادت دو گے یا (شہادت سے) بچنا چاہو گے تو (جان رکھو) اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے (135)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ادھر بھی کوئی ابر رحمت کا چھینٹا
ادھر بھی نظر بے سہاروں کے والی
نگاہوں میں ہے تیری بخشش کا عالم
کھڑے ہیں تیرے در پہ تیرے سوالی
ہمیں پھر عطا ہو جلال ابوزر
ہمیں پھر عنایت ہو شان بلالی
دمکتے رہیں تیرے گنبد کے جلوے
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
جہاں سے ملی تھی بوصیری کو چادر
جہاں کیف ساماں تھی روح غزالی
وہاں لے کر آیا ہوں کلیوں کے گجرے
وہاں لے کے پہنچا ہوں پھولوں کی ڈالی

جناب چیئرمین: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔۔۔

تعزیت

معزز ممبر جناب منیر مسیح کی وفات پر

اظہار افسوس کے لئے ایوان میں ایک منٹ کے لئے خاموشی

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! ہمارے بھائی جناب منیر مسیح کھوکھر خداوند کو پیارے ہو چکے ہیں چونکہ وہ اس مقدس ایوان کے ممبر تھے جو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں تو ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ اگر آپ کہیں تو میں خود کر لوں گا نہیں تو قاری صاحب سے کہیں جیسے بھی ہو دعا ہونی چاہئے۔ اگر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے تو thank you very much اور اس کے ساتھ دعا کی جائے۔ دوسری بات میں یہ معذرت کے ساتھ کرتا ہوں کہ ہمارا کرسمس کا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے منیر مسیح کھوکھر کی وفات پر ہاؤس میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! ہمیں ان سے ہمدردی ہے اور میرا خیال ہے کہ ہم ایک منٹ کی خاموشی کھڑے ہو کر کر سکتے ہیں جبکہ دعا تو معزز ممبر مانگ سکتے ہیں جس کا انہیں حق ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کھڑے ہو کر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ایوان میں موجود ممبران آنجہانی جناب منیر مسیح کھوکھر (ایم پی اے) کے اس دنیائے فانی سے کوچ کرنے پر اظہار افسوس کی خاطر ایک منٹ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ بعد ازاں جناب طارق مسیح گل نے آنجہانی کے لئے دعا کی)

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجنیئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجنیئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1663 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1205 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! وہ اسمبلی میں آئے ہوئے ہیں تو تھوڑی دیر میں معزز ایوان میں آجاتے ہیں اس لئے اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ وقفہ سوالات کے دوران اگر آگئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 1388 جناب علی عباس خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سوال نمبر 1724 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: میاں غلام نبی پارک مسلم آباد
فتح گڑھ میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*1724: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور میں مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ کے بالمقابل سیوریج سسٹم اکثر بند اور خراب ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج سسٹم بند اور گٹروں کے اوور فلو ہونے کی وجہ سے گلیوں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گلیوں میں گندہ پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں اور ذہنی اذیت کا شکار ہو گئے ہیں؟

(د) کیا حکومت میاں غلام نبی پارک میں نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور میں مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ کے بالمقابل سیوریج سسٹم اکثر بند اور خراب ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ سیوریج سسٹم بند اور گٹروں کے اوور فلو ہونے کی وجہ سے گلیوں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ مذکورہ علاقہ میں شکایت کی صورت میں فوری طور پر ازالہ کر دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ گلیوں میں گندا پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں اور ذہنی اذیت کا شکار ہو گئے ہیں۔

(د) حکومت میاں غلام نبی پارک میں نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ میاں غلام نبی پارک میں سیوریج کا نظام بالکل درست کام کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال جز (الف) سے ہے کہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ سے لے کر ریلوے لائنوں تک پوری گلی میں دو دن پہلے تک کی پوزیشن یہ ہے کہ گٹر کا پانی overflow ہونے کی وجہ سے وہاں سڑکیں بند ہیں اور سیوریج سسٹم بالکل نہیں چل رہا جبکہ محکمہ کی طرف سے جواب آیا ہے کہ سیوریج سسٹم بالکل ٹھیک ہے اور وہ چل رہا ہے لیکن حیرانی کی بات یہ ہے کہ 2017 میں بھی میں نے یہی سوال پوچھا تھا جس کا

محکمہ نے جواب دیا تھا کہ "فنڈز کی کمی کی وجہ سے وہاں سیوریج سسٹم change نہیں ہو سکا" تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ابھی

After two years answer is that the sewerage system is totally working although two years before

جناب چیئرمین! محکمہ نے کہا تھا کہ پورا سیوریج سسٹم change ہونے کی ضرورت ہے۔ محکمہ نے یا تو وہاں جا کر دیکھا نہیں کیونکہ دو دن پہلے تک کی پوزیشن یہ تھی کہ پانی بالکل بند تھا تو میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا اس سسٹم کو change کیا گیا ہے اور اگر نہیں کیا گیا تو کب تک تبدیل کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین! یہ جواب جو ابھی دیا گیا ہے اور جو دو سال پہلے دیا گیا تھا یہ totally contradictory ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! جو معزز ممبر کی جانب سے سوال پوچھا گیا تھا وہ یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور میں مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ کے بالمقابل سیوریج سسٹم اکثر بند اور خراب ہے؟

جناب چیئرمین! محکمے کی طرف سے یہ جواب آیا ہے کہ یہ درست نہیں ہے کہ علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور میں مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ کے بالمقابل سیوریج سسٹم اکثر بند اور خراب رہتا ہے۔

جناب چیئرمین! جس طرح انہوں نے کہا کہ 2017 میں سوال پوچھا گیا تھا اور اس وقت ڈیپارٹمنٹ نے ان کو satisfactory answer نہیں دیا تو ہم نے اِس وقت کی condition کو ensure کیا ہے، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس کا جواب بھی آ چکا ہے کہ یہ سیوریج سسٹم باقاعدہ طور پر کام کر رہا ہے اور یہ operational ہے۔ اگر کسی اِکا دُکا کسی گلی کی ڈرین for the time being بند ہو تو اس کو اسی وقت کھلوا دیا جاتا ہے محکمہ وہاں اپنا عملہ بھیج دیتا ہے اور وہ لائن چالو حالت میں ہو جاتی ہے۔ اس وقت مین سیور لائن چل رہی ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! یہ 2017 میں محکمے نے جواب دیا تھا کہ سیوریج سسٹم بالکل بند ہے کیونکہ فنڈ نہیں ہیں۔ جب تک نیا سیوریج سسٹم نہیں لگے گا تب تک یہ نہیں چلے گا۔

In two years the sewerage system has not been replaced. So now, the answer is that it is completely working. So please tell me; are these answers not contradictory?

جناب چیئرمین! مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ کیا نیا سیوریج سسٹم لگایا ہے، وہاں کام کیا گیا ہے جب وہاں کچھ ہوا ہی نہیں ہے تو اب کیسے یہ کہہ دیا ہے کہ یہ بالکل صحیح ہے، کیا وہاں کوئی گیا ہے، کسی نے جا کر رپورٹ لی ہے کیونکہ دو دن پہلے تک سیوریج سسٹم وہاں کام نہیں کر رہا تھا؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ ابھی جو انہوں نے سوال پوچھا ہے کہ 2017 میں بقول ان کے کیونکہ مجھے اس وقت کا پتا ہے اور نہ ہی میری ذمہ داری تھی۔ اگر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ بیان دیا گیا تھا کہ وہ operational نہیں تھا تو اب یہ مکمل operational حالت میں ہے اور یہ صحیح حالت میں ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان کو اس میں کوئی problem نہیں ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: اس میں contradiction یہ ہے کہ میڈم کہتی ہیں کہ وہاں سیوریج سسٹم ہے ہی نہیں اور آپ فرما رہے ہیں کہ وہاں سیوریج سسٹم ہے لیکن maintenance کی وجہ سے وہ بند رہتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! وہاں سیوریج سسٹم ہے اور وہ operational ہے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! اس کو reverify کر لیا جائے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ operational ہے، چل رہا ہے اور working condition میں ہے۔

جناب چیئرمین: اس کو reverify کر لیتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری میرے عزیز ہیں جب وہ جواب دے رہے تھے تو میں نے اس وقت انہیں disturb نہیں کیا۔ پارلیمانی سیکرٹری منسٹر کی چیئر پر آکر جواب نہیں دے سکتے۔ میں آئندہ کی تصحیح کے لئے یہ عرض کر رہا ہوں۔ یہ ہاؤس کا ایک تقدس ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! یہ بتائیں کہ کیا آپ اپنی سیٹ پر ہیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں اپنی سیٹ پر ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں۔ آپ کو یہ سیٹ الاٹ نہیں ہوئی ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے جناب محمد وارث شاد نے فرمایا ہے تو اس دن سپیکر صاحب نے بھی رولنگ دی تھی اور وضاحت بھی کر دی تھی کہ جس وقت منسٹر موجود ہوں اس وقت پارلیمانی سیکرٹری جواب نہیں دے سکتا، منسٹر کی عدم موجودگی میں پارلیمانی سیکرٹری ہی جواب دیتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! پلیز آپ پارلیمانی سیکرٹری سے کہیں کہ وہاں جا کر وزٹ کریں۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ بالکل وزٹ کریں گے اور اس کو reverify کریں گے۔ آپ کا یہ سوال میں نے pending کر دیا ہے۔ جی، اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1725 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: باغ جناح میں کام کرنے والے مالیوں سے متعلقہ تفصیلات

***1725: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) باغ جناح پارک لاہور میں کل کتنے مالی کام کرتے ہیں نیز یہ مالی کون کون سے گریڈ میں کام کرتے ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) پارک کے ملازمین، مالیوں کو حکومت کی طرف سے کیا کیا سہولیات میسّر ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) باغ جناح پارک کا انتظام، اس کی دیکھ بھال کس اتھارٹی کے سپرد ہے، اتھارٹی کے عہدے دار کا نام، پتا اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) باغ جناح میں کل 228 مالی کام کرتے ہیں، جن میں 174 ریگولر اور DPL54 ہیں۔ جن میں مختلف سکیل 1 تا سکیل 5 تک کے مالی / بیلدار شامل ہیں۔

مالی کی ابتدائی تعیناتی حکومت پنجاب کے جاری کردہ احکامات کے مطابق سکیل نمبر 1 میں کی جاتی ہے بعد ازاں اپنے عرصہ ملازمت میں گورنمنٹ کے جاری کردہ احکامات / قانون کے مطابق 30 سال کی ملازمت پوری کرنے پر ترقی پاتے ہوئے سکیل 5 میں پہنچ جاتے ہیں۔ مالی / بیلدار کے ناموں کی فہرست مع سکیل کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) باغ جناح پارک کے ملازمین کو حکومتی قواعد وضوابط کی بناء پر دیگر سرکاری ملازمین کی طرز پر حکومت کی طرف سے سہولیات میسر ہیں اس ضمن میں کسی ملازم کو کوئی اضافی سہولت فراہم نہیں کی جاتی۔

(ج) باغ جناح پارک کی دیکھ بھال، پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہو، (پی ایچ اے) کے زیر انتظام ہے، سربراہ کا نام جناب مظفر خان ہے اور عہدہ ڈائریکٹر جنرل پی ایچ اے لاہور ہے، مذکورہ اسامی 20 گریڈ کی ہے اور اس کا دفتر جیلانی پارک کے اندر واقع ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حناپرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو انہوں نے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ باغ جناح میں 174 مالی ریگولر ہیں اور 54 مالی contractual ہیں۔ میں ان سے یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کہ ان کو permanent کرنے کے لئے یہ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! باغ جناح میں کل 228 مالی ہیں جس میں سے 174 ریگولر ہیں اور 54 ڈیلی ویجز پر ہیں۔ جو ڈیلی ویجز پر ہوتے ہیں یہ need based ہوتے ہیں ان کو permanent کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے جیسے کام کی ضرورت ہوتی ہے ویسے ویسے ہم ان کو contract basis پر رکھ لیتے ہیں اور daily wages پر بھی رکھ لیتے ہیں۔ کام کی ضرورت کے مطابق ہم نے ریگولر ملازمین رکھے ہوئے ہیں اور اگر مزید ضرورت پڑی تو ہم ریگولر سٹاف کی پوسٹ کو advertise کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! اگر ان کو ضرورت ہوئی تو ریگولر سٹاف رکھیں گے۔ اگلا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب یہ مالی 30 years کے بعد They start from grade 1 and when they retire, they will retire in grade 5 which I feel کہ ان کا ابھی بھی بہت کم گریڈ ہے۔ ہمیں یہ step لینا چاہئے کہ ان کو at least grade 11 پر ریٹائر کریں تاکہ ان کی فیملی کو اچھی پنشن ملے۔

جناب چیئرمین! یہ گزارش ہے کہ:

> Rather than those people who worked for 30 years and they retired in grade 5, they should at least retire in grade 11 and at least

جناب چیئرمین! ان کی پنشن اتنی ہو کہ وہ اپنی فیملی کو اچھے طریقے سے support کر سکیں۔

جناب چیئرمین: چلیں، یہ آپ کی تجویز ہے۔ شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1909 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ملتان روڈ سمن آباد موڑ پر ٹریفک سگنل لگانے سے متعلقہ تفصیلات

***1909: محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان روڈ لاہور پر سمن آباد موڑ اور وہ موڑ جو LOS کی جانب جاتا ہے وہاں ٹریفک سگنل نہ ہونے کی وجہ سے ہر وقت رش رہتا ہے جس کی وجہ سے عوام الناس کو سخت تکلیف کا سامنا رہتا ہے؟

(ب) کیا حکومت درج بالا دونوں پوائنٹس پر ٹریفک سگنل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) جی، ہاں! حکومت اس پر سگنل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔اورنج لائن پر چائنیز کمپنی کے تعمیراتی کام جاری ہونے اور بھاری مشینری کی نقل وحمل کی وجہ سے روڈ کا کام عارضی طور پر رکا ہوا ہے۔ جس سے عوام کو عارضی طور پر مشکلات کا سامنا ہے جس کو جلد ہی مکمل کرکے عوام کو بہتر سفری سہولیات فراہم کر دی جائیں گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1965 ہے، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شاہ عالم مارکیٹ پارکنگ پلازہ کی لفٹ سے متعلقہ تفصیلات

1965*: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شاہ عالم مارکیٹ لاہور کے پارکنگ پلازہ کی لفٹ کب سے خراب ہے؟

(ب) پلازہ کی ماہانہ آمدن کتنی ہے اور کتنی اس کی مرمت پر خرچ ہوئی ہے؟

(ج) صفائی کے لئے کتنے ملازمین ہیں اور کون نگرانی کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) لاہور پارکنگ کمپنی سے 11.09.2018 کو پلازہ واپس لیا گیا تو اس وقت پلازہ کی لفٹ خراب تھیں۔

(ب) پلازہ کی ماہانہ آمدن تقریباً 9 لاکھ روپے ہے جبکہ پلازہ کی مرمت پر کچھ خرچ نہیں کیا گیا

(ج) پارکنگ پلازہ کی صفائی کے لئے مستقل ملازمین نہیں رکھے گئے ایل ڈی اے سٹاف صفائی ستھرائی کا کام خود کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ کیا وہ لفٹ اب ٹھیک ہو چکی ہے اور اس کی صفائی کا انتظام بہتر ہو چکا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! اس کی proper صفائی کے لئے ایل ڈی اے daily basis پر کام کرتا ہے اور انشاءاللہ اس کو مزید بہتر کرنے کے لئے کوشش کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اس کو مزید بہتر کرنے کے لئے کوشش کریں گے اور انہوں نے صفائی کرائی ہے۔ شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2100 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 130 باغبانپورہ کے علاقہ گلشن شالامار اور سکھ نہر میں پی ایچ اے کے پارکس سے متعلقہ تفصیلات

***2100: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونین کونسل نمبر 130 باغبانپورہ لاہور کے علاقہ گلشن شالامار اور سکھ نہر میں پی ایچ اے کے زیر انتظام کیا کوئی پارک موجود ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ان پارکوں میں گھاس، پودے، درخت، جھولے اور جنگلوں کی سہولت موجود ہے؟

(ج) کیا محکمہ ان پارکوں کی بحالی و دیکھ بھال کے لئے مزید کوئی لائحہ عمل رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) یونین کونسل نمبر 130 باغبانپورہ لاہور کے علاقہ گلشن شالامار اور سکھ نہر میں پی ایچ اے کے زیر انتظام دو پارکس ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) ڈوم پارک (2) شیر انوالی پارک۔

(ب) جی، ہاں! ان پارکوں میں گھاس، پودے، درخت، جھولے اور جنگلوں کی سہولت موجود ہے۔

(ج) مذکورہ پارکس کی پلانٹیشن اور خوبصورتی پر مناسب توجہ دی جاتی ہے تاکہ اہل علاقہ ان پارکوں سے لطف اندوز ہو سکیں اور اگر کوئی بہتری کی طرف نشاندہی کی جائے تو اس کو مزید بہتر کر دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میرا سوال یونین کونسل 130 سے متعلقہ ہے جس میں محکمہ نے یہ بتایا ہے کہ وہاں دو پارک موجود ہیں ایک ڈوم پارک اور دوسرا شیر انوالی پارک جو مجھے جواب دیا گیا ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ دونوں پارکس پر مناسب توجہ دی جارہی ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ میں خود وہاں کی رہائشی ہوں اور یہ دونوں پارکس میرے گھر سے چند فٹ کے فاصلے پر ہیں۔

جناب چیئرمین! میں مناسب توجہ کا حال معزز ایوان کو بتانا چاہوں گی کہ شیر انوالی پارک میں کچھ عرصہ پہلے ایک ٹیوب ویل لگا تھا اور اس ٹیوب ویل کو لگے ہوئے ڈیڑھ سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا۔ اس کی مٹی جو کھودی گئی تھی وہ آج بھی اس پارک کے اندر ایک ڈھیر میں موجود ہے تو اس کو proper manage کیا گیا، وہاں تازہ گھاس لگائی گئی اور نہ ہی وہاں کوئی مینجمنٹ اچھی ہے۔ Even وہاں آئے روز پانی پھینک دیا جاتا ہے اور اس ایریا کے لوگوں کے لئے صبح وہاں واک کرنے

کا اچھا موقع ہوتا تھا لیکن اب وہاں پانی ہر وقت موجود ہوتا ہے، اس سے ڈینگی کا بھی خطرہ لاحق ہوتا ہے اور ویسے بھی لوگ وہاں واک بھی proper نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین: جی، اس پارک کی proper maintenance نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میرے پاس جو جواب تھا اس پر توجہ کے حوالے سے بتایا گیا تھا کہ اس کی وہاں پر proper boundary line ہے، جو بچوں کے لئے جھولے بنائے گئے تھے وہ بالکل working condition میں ہیں، صفائی اور ستھرائی کا نظام موجود ہے لیکن اگر معزز ممبر سمجھتی ہیں کہ وہاں پر ابھی بھی حالت بہتر نہیں ہے تو ہم اس کو مزید دیکھ لیں گے اور اس پر مزید بہتری کے لئے کام کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا ڈیپارٹمنٹ معزز ممبر کے ساتھ visit کر لے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میرے بھائی کے تعاون کی مہربانی لیکن میں یہ ضرور کہوں گی کہ اگر محکمہ نے غلط جواب ہی دینا ہے تو پھر ان کی اور میری exercise تو فضول گئی۔

جناب چیئرمین: جی، انہوں نے offer کی ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ اگر شیر انوالی پارک کی حالت 50 فیصد کہہ سکتے ہیں تو کچھ بہتر ہے لیکن میں آپ کو ڈوم والے پارک کی حالت بتانا چاہتی ہیں کہ ڈوم والے پارک کی boundary ایک طرف سڑک کو لگتی ہے اور دوسری طرف boundary وہاں سے گزرنے والے گندے نالے سے لگتی ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! جس جس نے بات کرنی ہے وہ کھڑے ہو کر بات کر لیں تاکہ میں بعد میں سوال کی طرف آجاؤں۔

جناب چیئرمین: جی، .Order in the House آپ please question کی طرف آئیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! ایک تو کام نہیں کرتے لیکن ہر چیز میں دیدہ دلیری، اگر یہ سوال کی بات کرتے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمے کے وہ کون افراد ہیں جنہوں نے اتنا غلط جواب دیا۔ ڈوم والے پارک کی حالت یہ ہے کہ اس کا جتنا بھی جنگلہ ہے وہ ٹوٹ چکا ہے اور گندے نالے کا پانی ڈوم والے پارک کے اندر آچکا ہے۔ میں چیلنج کر کے کہتی ہوں کہ نہ تو اس کی boundary ہے اور پارک کے اندر ہر وقت نالے کا گندہ پانی موجود رہتا ہے۔ وہاں جو جھولے میاں شہباز شریف کے دور میں لگائے گئے تھے وہ بھی ٹوٹ چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں نے جیسے پہلے گزارش کی تھی کہ محکمے نے جواب دیا کہ وہاں پر حالت بہتر اور تسلی بخش ہے لیکن اگر اس کے باوجود بھی معزز ممبر مطمئن نہیں ہیں تو یہ جو جواب آیا ہے جس طرح انہوں نے کہا کہ boundary wall ٹوٹی ہوئی ہے اور جھولے ٹوٹے ہوئے ہیں تو ہم سیشن کے بعد ان کے ساتھ visit کر لیتے ہیں، محکمے کو بھیج دیتے ہیں اور اگر ان کی بات درست ہوئی تو محکمے میں جو ذمہ دار لوگ ہیں اور جنہوں نے غلط جواب دیا ہے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔ آپ visit کر الیں جو ذمہ دار لوگ ہیں ان کے خلاف کارروائی ہو گی۔ محترمہ کنول پرویز چودھری! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سوال نمبر 2102 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں عوام کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے
2018 میں نصب ٹیوب ویلز کی حالت اور پانی کے معیار سے متعلقہ تفصیلات

2102*: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں عوام کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے 2018 میں کتنے ٹیوب ویل نصب کئے گئے؟

(ب) کیا تمام ٹیوب ویل صحیح حالت میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا ٹیوب ویل سے حاصل ہونے والے پانی اور اس کے معیار کو چیک کرنے کے لئے کوئی طریق کار اپنایا جاتا ہے؟

(د) محکمہ رواں سال میں مزید کتنے ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) سال 2018 میں کوئی نیا ٹیوب ویل نہیں لگایا گیا۔ البتہ چار پرانے ٹیوب ویل کو تبدیل کیا گیا ہے۔

1) گلشن شالامار باغبانپورہ

2) اشفاق چوک نزد جوڑے پل تاجپورہ

3) تھے پنڈ فردوس مارکیٹ

4) چاند گراؤنڈ ماچس فیکٹری شاہدرہ

(ب) جن میں سے دو ٹیوب ویل گلشن شالامار اور چاند گراؤنڈ صحیح کام کر رہے ہیں اور باقی دو ٹیوب ویل اشفاق چوک اور تھے پنڈ پر کام جاری ہے ان کی متوقع تکمیل ستمبر 2019 کو ہو گی۔

(ج) واسا لیب ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ پانی کے نمونہ جات حاصل کرتی ہے اور اس کی مکمل جانچ پڑتال کے بعد متعلقہ شعبے کو مطلع کرتی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر لیبارٹریوں بشمول PCRWR اور شعبہ کیمسٹری جامعہ پنجاب سے بھی پانی کا تجزیہ کروایا جاتا ہے۔

(د) رواں سال فی الحال کوئی نیا ٹیوب ویل نصب کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا البتہ جیسے ہی کوئی نئے ٹیوب ویل کی ضرورت پڑی تو اس پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میرا سوال تھا کہ لاہور میں عوام کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے 2018 میں کتنے ٹیوب ویل نصب کئے گئے جس میں دو ٹیوب ویل کا ذکر کیا گیا ایک گلشن شالامار بھگوان پورہ اور اشفاق چوک نزد جوڑے پل تاجپورہ۔ گلشن شالامار بھگوان پورہ پل جس کا میں نے ابھی ذکر کیا جو شیر انوالی پارک کے اندر لگایا گیا ہے لیکن میرا اس سوال پر اعتراض یہ ہے کہ اس میں یہ کہا گیا۔۔۔(شور وغل)

جناب چیئرمین: سید عثمان محمود! .please order in the House جی، آپ بات کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! اس میں یہ بتایا گیا کہ پانی کے معیار کو جانچنے کے لئے ہر ماہ اس کا معائنہ کیا جاتا ہے اور فلاں فلاں لیبارٹریز کو بھیجا جاتا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ اگر اسی میں بات کریں تو اس ٹیوب ویل کے ساتھ ایک اور مدینہ کالونی والا ٹیوب ویل لگا ہوا ہے تو کیا کبھی اسے جانچا گیا اور کیا اسے دیکھا گیا ہے؟ اس کی مجھے پچھلے ایک ماہ کی رپورٹ بتا دیں؟ اس میں گندہ اور بدبودار پانی شامل ہے۔ القادر سکیم، مدینہ کالونی اور غوثیہ چوک کے لوگ اسی گندے پانی کو استعمال کرنے لگے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! جس طرح یہاں پر چار ٹیوب ویل کا ذکر ہے تو یہ چاروں ٹیوب ویل پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے زیر استعمال ہیں اور یہی ان کی maintenance اور ان کی proper صفائی ستھرائی کا کام کرتے ہیں جیسا کہ معزز ممبر نے ایک دوسرے ٹیوب ویل کا ذکر کیا۔ میرے خیال میں یہ ٹیوب ویل پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام نہیں ہیں وہ لوکل گورنمنٹ کا ٹیوب ویل ہو گا اسی وجہ سے میں اس کا جواب نہیں دے سکتا کیونکہ وہ لوکل گورنمنٹ سے related ہے اگر ان چاروں میں سے کسی کی complain ہیں تو میں اس کا جواب دینے کو تیار ہوں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! ویسے تو یہاں دو ٹیوب ویل کا ذکر ہے لیکن اگر چار کہہ رہے ہیں تو ڈیڑھ سال میں لاہور شہر کو پانی پہنچانے کے لئے حکومت نے چار ٹیوب ویل لگا کر جو احسان عظیم فرمایا ہے اس پر ویسے افسوس ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ فرمارہے ہیں کہ جو پبلک ہیلتھ کے ٹیوب ویل ہیں میں ان کا جواب دینے کا ذمہ دار ہوں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! اگر وہ بھی ہیں تو کیا آپ کو لگتا ہے کہ وہ ٹیوب ویل لاہور شہر کے لئے کافی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میرے خیال میں میری بہن کہنا کچھ چاہتی ہیں اور کہہ کچھ پا رہی ہیں۔۔۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں جو کچھ کہنا چاہ رہی ہوں وہ آپ کو پتا ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! یہ جو پینے کا صاف پانی لاہور کا مسئلہ ہے یہ کوئی سوا سال میں پیدا نہیں ہوا یہاں لاہور میں پینے کے صاف پانی کی یہ حالت ہے کہ ہر تیسرا شخص صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے ہیپاٹائٹس کا شکار ہے اور جس لاہور کے لئے سب سے اہم ضرورت پینے کے صاف پانی کی تھی اس کے لئے کام نہیں کیا گیا۔ 70۔ ارب روپے کی میٹرو اور اورنج لائن بنا دی گئی۔ پہلے ان کو ان 35 سالوں میں یاد نہیں آیا آج سوا سال میں یہ ہم سے پینے کے صاف پانی کا حساب مانگ رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب چیئرمین! یہ صرف گلشن شالامار کے چار ٹیوب ویل ہیں جو پبلک ہیلتھ کے ہیں لاہور میں کم از کم 1000 سے زائد پینے کے پانی کے ٹیوب ویل موجود ہیں۔ اگر یہ مزید تفصیل کہیں گی تو میں انہیں ان 1000 ٹیوب ویلز کی تفصیل بھی دے دوں گا تاکہ ان کو پتا لگ جائے کہ لاہور میں کہاں کہاں پر ٹیوب ویل نصب ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد الیاس کا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کے دو سوال تو ہو گئے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو wind up کرنا چاہتی ہوں کہ پہلی بات یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری ذرا غور سے پڑھیں۔ انہوں نے کہا کہ گلشن شالامار میں چار ٹیوب ویل لگے ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے۔ ان کے جواب میں بھی اس چیز کا ذکر نہیں ہے یہ کوئی شاید زیادہ جذباتی ہو رہے ہیں اور ادھر سے جو شیم شیم کے نعرے آرہے تھے جنہوں نے لاہور شہر کو صرف چار ٹیوب ویل دیئے ہیں تو وہ سارے شیم شیم کے نعرے واپس ان کی طرف جاتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا ضمنی سوال ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! جی، میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز! سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! شاید پارلیمانی سیکرٹری کو پتا نہیں ہے کہ یہ چالیس سال کا مسئلہ ہے انہوں نے پانچ سال کم بتائے ہیں۔ چالیس سال سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ آئندہ کتنے ٹائم میں یہ مسئلہ حل کرلیں گے تاکہ ان کو بھی چالیس سال بعد ہمیں یہ نہ کہنا پڑے کہ آپ کو چالیس سال ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، یہ چار سالوں میں مسئلہ حل کرلیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! یہ ٹائم دے دیں یہ جتنا ٹائم دے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! یہ 35 سال مسلم لیگ (ن) کے بتائے تھے اور میں نے سید حسن مرتضیٰ کی جماعت کے پانچ سال نہیں بتائے تو ان کو تھوڑا افسوس ہوا ہے باقی میں سید حسن مرتضیٰ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب ان چالیس سال کی کسر پوری کریں گے۔

جناب چیئرمین: انشاءاللہ۔ اگلا سوال نمبر2206 جناب محمد الیاس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔ جی، محترمہ! آپ سوال نمبر بولیں!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! سوال نمبر2350 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا شہر میں واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویلز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***2350: محترمہ شمیم آفتاب:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا شہر میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں لگائے گئے ہیں؟

(ب) ان ٹیوب ویل میں سے کتنے کام کر رہے ہیں اور کتنے خراب ہیں؟

(ج) خراب ٹیوب ویل کب تک چلانے کا ارادہ ہے؟

(د) کیا شہری آبادی کے لحاظ سے حکومت نئے ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے نیز سرگودھا شہر میں پانی کی کمی کا مسئلہ کب تک حل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) سرگودھا شہر میں واٹر سپلائی کے لئے اب تک کل 53 ٹیوب ویل لگائے جا چکے ہیں ان میں سے 47 ٹیوب ویل نہر لوئر جہلم کے دونوں کناروں کے ساتھ لگائے گئے ہیں جبکہ چھ ٹیوب ویل مین واٹر ورکس پر لگائے گئے ہیں۔

(ب) تمام 53 ٹیوب ویل میونسپل کارپوریشن سرگودھا کو ہینڈ اوور کئے جا چکے ہیں اور میونسپل کارپوریشن سرگودھا ہی ان کو چلانے کی ذمہ دار ہے۔ میونسپل کارپوریشن سرگودھا کے سٹاف سے حاصل کی گئی معلومات کے مطابق لوئر جہلم نہر کے کنارے پر واقع بارہ ٹیوب ویل اور مین واٹر ورکس پر واقع دو ٹیوب ویل خراب ہیں۔

(ج) چونکہ میونسپل کارپوریشن سرگودھا ٹیوب ویل کو چلانے کی ذمہ دار ہے لہٰذا اس ضمن میں میونسپل کارپوریشن سرگودھا کو یاد دہانی کروادی گئی ہے۔

(د)

1) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سرگودھا کے زیر انتظام واٹر سپلائی سکیم فیز۔1 سرگودھا کا کام جاری ہے اس سکیم کے تحت بائیس ٹیوب ویل لگائے جائیں گے امید ہے کہ 30۔جون 2020 تک یہ سکیم بھی چالو ہو جائے گی۔
2) واٹر سپلائی سکیم فاروق کالونی کے لئے جاری منصوبے میں چھ ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔امید ہے کہ 30۔جون 2020 تک یہ سکیم بھی چالو ہو جائے گی۔
3) نیو سیٹلائیٹ ٹاؤن میں کینال سورس پر سکیم کا منصوبہ بھی 30۔جون 2020 تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! اس میں جو جواب دیئے گئے ہیں اس سے میں مطمئن ہوں لیکن میں ایک خاص چیز بتانا چاہوں گی کہ سیٹلائیٹ ٹاؤن میں گورنمنٹ گرلز جامعہ ہائی سکول ہے اس میں پانی کی سپلائی اس وقت بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں تین دن پہلے بھی چیک کرنے گئی تھی کہ شاید میرا سوال گیا ہے تو شاید پانی بحال ہو گیا ہو لیکن ابھی تک وہاں پر پانی نہیں ہے اور آس پاس کے علاقوں میں بھی پانی نہیں ہے اور ٹیوب ویلز نہیں چل رہے تھے تو یہ مسئلہ کب تک حل ہو جائے گا۔اس سکول میں کم از کم 1200 بچیاں ہیں تو ان کا کب تک پانی بحال کر دیا جائے گا؟ مجھے یہ بتا دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! یہ کون سے جز کا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: سرگودھا کے حوالے سے ہے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! انہوں نے کہا ہے کہ سرگودھا کارپوریشن نے یقین دہانی کروائی ہے کہ یہ ٹیوب ویلز ٹھیک ہو جائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! یہ سرگودھا شہر کے ٹیوب ویلز لوکل گورنمنٹ کے زیر انتظام ہیں اور یہ جواب لوکل گورنمنٹ ہی دے سکتی ہے۔ واسا اور پبلک ہیلتھ نے ان کو reminder بھیج دیا ہے کہ اپنے ٹیوب ویلز کی maintenance کریں۔ آپ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے جواب لے لیں تو وہ زیادہ بہتر انداز میں بتادیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وہ فرمارہے ہیں کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کا سوال ہی نہیں ہے۔ محترمہ شمیم آفتاب اگلا سوال پھر آپ کا ہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: ہم اب اگلے سوال پر چلے گئے ہیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! یہ والا پانی کا مسئلہ تو حل کرنا ہے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! اسی سوال کے حوالے سے پارلیمانی سیکرٹری سے میرا ضمنی سوال ہے کہ اس وقت صرف محکمہ پبلک ہیلتھ کی طرف سے سرگودھا شہر کے کس حصہ میں صاف پانی کی سپلائی کی ذمہ داری ہے؟

جناب چیئرمین: آپ سوال کو repeat کر دیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! میں گزارش کر رہا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ ہم نے سرگودھا شہر میں واٹر سپلائی کے لئے 53 ٹیوب ویل لگائے ہیں۔

جناب چیئرمین! جز (الف، ب اور ج) میں بتایا ہے کہ ہم سرگودھا شہر میں پانی سپلائی کے لئے اتنے ٹیوب ویل لگا رہے ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت سرگودھا شہر میں محکمہ کی طرف سے کسی ایریا میں پانی سپلائی کی ذمہ داری ہے یا نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ محکمہ پبلک ہیلتھ کی واٹر سپلائی کی ذمہ داری ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ سرگودھا شہر میں جو ٹوٹل 53 ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں اور 53 کے 53 ہی محکمہ پبلک ہیلتھ نے لگائے ہیں اور لگانے کے بعد کیونکہ وہ جگہیں میونسپل کارپوریشن کا حصہ یہ شہری آبادی ہے اس لئے یہ میونسپل کارپوریشن کے handover کر دیئے جاتے ہیں تاکہ اُس کے جتنے بھی operational expenses ہیں وہ خود پورے کریں اور لوکل کمیونٹی سے وہ billing کر کے اُس کو چلائے یہ 53 کے 53 پبلک ہیلتھ نے لگائے ہیں اور اس کے expenses لوکل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے تو اب پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ٹیوب ویل لگانے کے بعد ان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اُس کی آپریشنل ذمہ داری پبلک ہیلتھ کی نہیں ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2351 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل کوٹ مومن میں محکمہ کی طرف سے مختلف مواضعات میں واٹر سپلائی اور ڈرینج سکیمز کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*2351: **محترمہ شمیم آفتاب:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل کوٹ مومن میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی طرف سے کس کس موضع / گاؤں میں واٹر سپلائی اور ڈرینج سکیم مکمل کی گئی ہے؟

(ب) کس کس سکیم پر کام جاری ہے علاقے کا نام اور لاگت بتائیں؟

(ج) کون کون سے پراجیکٹ مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں زیر غور ہیں اور کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کون کون سے پراجیکٹ بند کس وجہ سے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے تحصیل کوٹ مومن میں واٹر سپلائی کے تین اور ڈرینج کے اُنیس منصوبہ جات مکمل کئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

منصوبہ جات برائے واٹر سپلائی

(1) چک نمبر 19 جنوبی (2) بھکھو والہ

(3) کوٹ مومن

منصوبہ جات برائے ڈرینج

1۔ مڈھ رانجھا اور ملحقہ آبادی	2۔ بھابڑہ بشیر کالونی منہاس بھابڑہ
3۔ بھکی کلاں حویلی گجراں داخلی للیانی	4۔ حلال پور
5۔ بچہ کلاں	6۔ بھابڑہ
7۔ میلہ	8۔ چک نمبر 10 شمالی
9۔ جلہ مخدوم	10۔ گورنہ
11۔ گلہ پور	12۔ مڈ رانجھا
13۔ میانہ کوٹ	14۔ لکسیاں
15۔ جان محمد والہ	16۔ موضع دودھا
17۔ چک نمبر 11 جنوبی	18۔ مٹیلہ
19۔ تخت ہزارہ	

(ب) سیوریج کے دو اور ڈرینج کے گیارہ منصوبہ جات پر کام جاری ہے جن کی تفصیل اور لاگت درج ذیل ہے:

نام سکیم	تخمینہ لاگت
منصوبہ جات برائے سیوریج	
(1) کوٹ مومن	152.394 ملین
(2) موضع احمدے والہ	23.426 ملین

منصوبہ جات برائے ڈرینج

(1) چک نمبر 4 جنوبی، چک نمبر 7اے ایس بی، 105.462 ملین، چک نمبر 5 شمالی، چک نمبر 5 جنوبی اور ہجن

(2) یونین کونسل بھابڑہ، یونین کونسل حلال پور، یونین کونسل تخت ہزارہ اور ملحقہ آبادی 10.000 ملین

(3) یونین کونسل معظم آباد، یو سی جلہ مخدوم، یو سی ٹیلہ اور ملحقہ آبادی 10.000 ملین

(4) یونین کونسل گھلا پور چک نمبر 11 جنوبی 10.000 ملین

(5) یونین کونسل میلہ نصیر پور کلاں 10.000 ملین

(6) یونین کونسل دودہ یو سی گورنہ 10.000 ملین

(7) یونین کونسل بچہ کلاں یو سی واں میانہ 10.000 ملین

(8) چک نمبر 9 ایس بی 29.294 ملین

(9) چک نمبر 18 ایس بی 25.885 ملین

(10) چک نمبر 2 این بی 30.261 ملین

(11) ملحقہ آبادی موضع احمد والا 15.000 ملین

(ج) تحصیل کوٹ مومن میں برائے سال 20-2019 کوئی بھی نیا منصوبہ زیر غور نہ ہے،

(د) تحصیل کوٹ مومن میں مندرجہ ذیل واٹر سپلائی سکیمیں ٹرانسفار مر چوری ہونے کی وجہ سے بند ہیں۔

(1) واٹر سپلائی سکیم 65 جنوبی (2) واٹر سپلائی سکیم جنوبی معظم آباد

(3) واٹر سپلائی سکیم 11 جنوبی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ جو انہوں کوٹ مومن کے لئے منصوبہ جات بتائے ہیں جو سیوریج اور ڈرینج کی لاگت بتائی گئی ہے اس لاگت میں یہ ہوتا ہے کہ ہر سال بہت کم پیسا ان کو دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ منصوبے سست روی کا شکار ہیں او روہاں پر پورے کے پورے شہر گندے پانی سے بھرے ہوئے ہیں تو پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے میں پوچھنا چاہوں گی کہ کب تک یہ پورے پیسے دیں گے؟ میں نے ایکسیئن صاحب کو وہاں پر وزٹ

بھی کروایا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ جتنی جلدی پیسے آجائیں گے اتنی جلدی یہ ہمارے منصوبے پورے ہوں گے ورنہ شہری بہت پریشانی کا شکار ہیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کب تک منصوبے مکمل ہوں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! یہ ongoing schemes تھیں جن کے اوپر اس بجٹ میں allocation کی گئی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ یہ 20-2019 کے financial year میں اس کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! 2.5 ملین روپے دیئے گئے ہیں۔ اس سے کیا بنتا ہے اب دیکھیں اس میں کتنا فنڈ لگنا ہے۔ میں کوٹ مومن کا پوچھ رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! کوٹ مومن کی total allocation 152.39 million روپے ہے جس کے لئے 2.5 ملین روپے کے فنڈز release کئے گئے ہیں next financial year میں جیسے جیسے ہمارے پاس resources آئیں گے فنڈز آئیں گے ہم اس پر مزید پیسے رکھ کر اس کو expedite کر دیں گے تاکہ ان کا جو ایشو ہے وہ address ہو جائے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ وہ جلد مکمل کر دیں گے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین!سب سے پہلے آپ کی وساطت سے میں محترمہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ یہ میرا حلقہ ہے انہوں نے اس حلقے کے حوالے سے سوالات پوچھے ہیں تو اب میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہوں گا کہ کوٹ مومن شہر میں جو سیوریج کی حالت ہے آپ جا کر دیکھ لیں، یا کوئی کمیٹی بنا کر دیکھ لیں وہاں پر گلیوں میں لوگ چل نہیں سکتے تو میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہاں کب تک ترقیاتی منصوبے مکمل ہو جائیں گے تاکہ گلیوں کے اندر چلنا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ فنڈز کی availability کے ساتھ ہی مکمل ہو جائیں گے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین!فنڈز تو پھر آپ نے ہی دینے ہیں۔ میں تو نہیں دے سکتا۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری کوئی assurance دے دیں کہ منصوبے جلد مکمل کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین!انشاءاللہ next financial year میں ہم کوشش کرکے مکمل کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، next financial year میں مکمل کر دیں گے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین!انہوں جز(ج) میں فرمایا ہے کہ تحصیل کوٹ مومن کی واٹر سپلائی سکیمیں ٹرانسفار مرچوری ہونے کی وجہ سے بند ہیں تو میں ان سے ضمنی سوال کرنا چاہوں گا کہ کیا ٹرانسفار مرچوری کا کوئی پرچہ کسی تھانے میں درج ہوا ہے یا نہیں اور اگر درج ہوا تو اس میں اب تک کیا پروگراس ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر سے اپنی اس بات کو پھر دوبارہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو تین واٹر سپلائی سکیمز تحصیل کوٹ مومن کے اندر تھیں جو بند پڑی ہیں یہ پبلک ہیلتھ نے لگا کر وہاں کی لوکل کمیونٹی کے handover کی تھیں جو اُس کو چلا رہے تھے جو لوگوں سے billing کر رہے تھے اور اس کے تمام تر operational expense ہوتے ہیں وہ وہاں کی لوکل کمیونٹی کی ذمہ داری ہوتی ہے جو اُس کو چلاتی ہے۔ اب جس بھی وجہ سے لوکل کمیونٹی نے اُس کی billing نہیں کی واپڈا نے اُس کا کنکشن کاٹ دیا ہے جس کی وجہ سے وہ سکیم بند پڑی ہے۔ اب اس کے لئے ہم نے نئے میکنزم میں جو ٹیوب ویلز پورے پنجاب کے اندر بند پڑے ہیں اُن کو rehabilitate کرنے کے لئے پروگرام شروع کیا ہے اور priority wise جو سکیمیں بجلی کے کنکشن کی وجہ سے disconnect ہیں یا جو waterlines choke ہوئی ہیں اُن کو ہم مرحلہ وار مکمل کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! ایک گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا کہ آج سے غالباً دو یا تین سیشن پہلے ہم یہی پبلک ہیلتھ کا معاملہ address کر رہے تھے یہ تقریباً تین سے چار ماہ پہلے واٹر سپلائی کی بات کر رہے تھے تب بھی یہی issues درپیش تھے۔ میں اب گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ کا اور میرا ہمارا رُورل ایریا سے تعلق ہے اب جہاں تک واٹر سپلائی کی بات ہے یہ ایک shuttlecock issue بنا ہوا ہے۔ واٹر سپلائی کی جب بات آتی ہے تو پبلک ہیلتھ والے بات لوکل گورنمنٹ پر پھینکتے ہیں لوکل گورنمنٹ سے بات پھر پبلک ہیلتھ میں آتی ہے جبکہ آپ میرے سے بہتر اس بات کو سمجھتے ہیں کہ یونین کونسلز ہیں جو دیہی آبادیاں ہیں وہاں یونین کونسل کے جو اپنے واٹر پمپس ہیں جو سیوریج کا نظام ہے یا واٹر سپلائی کا نظام ہے اُس کو پمپس کے بل جمع کروانے کی بھی اجازت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اب اجازت ہے میں سیکرٹری صاحب سے ملا تھا تو انہوں نے allow کر دیا تھا۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اس کے اوپر کوئی واضح پالیسی اب تک سامنے نہیں آ رہی تو اگر جناب محمد بشارت راجا کی زیر صدارت کوئی ایسی کمیٹی بنائی جائے جس میں ایک فعال پالیسی بنائی جائے تاکہ یہ جتنے مسئلے ہیں جن پر ہم بات کر رہے ہیں اور جتنے بھی معزز ممبران اس وقت ہاؤس میں موجود ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اس کو proper انداز میں handle کیا جائے کیونکہ ابھی بھی جو پالیسی بیان کی گئی ہے وہ adhoc basis پر بنائی گئی ہے ابھی وہ پالیسی apply نہیں ہوئی ہے اور یہ جو واٹر سپلائی رورل یا اربن ایریا میں there is a day to day issue تو میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ If you could take the action immediately شکریہ

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2356 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سال 19-2018 کے دوران باغ جناح اور ریس کورس میں پودے لگانے اور عوامی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***2356: چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 19-2018 کے دوران باغ جناح لاہور اور ریس کورس پارک لاہور میں کل کتنے پودے لگائے گئے نیز ان پودوں کے لگانے پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) باغ جناح اور ریس کورس پارک لاہور میں عوام کو تفریحی سہولیات پہنچانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) باغ جناح میں لگائے گئے مختلف اقسام کے پودوں کی تعداد 9500 ہے، جو کہ سال 2018-19 میں لگائے ہیں۔ یہ پودے باغ کی نرسری میں تیار کئے گئے تھے اور باغ کے مالیوں نے ہی لگائے ہیں لیکن چند نایاب پودے دو سالوں میں باغ میں لگانے اور نمائش کے لئے مالیتی تقریباً 8,37,000 خریدے گئے ہیں، اس کے لئے کوئی سپیشل رقم مختص نہیں کی گئی بلکہ جو سالانہ رقم باغ جناح کی ہارٹیکلچر دیکھ بھال کے لئے ملتی ہے۔ اُسی میں سے خرچ کیا جاتا ہے۔

(ب) باغ جناح لاہور میں عوام کے لئے تفریحی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے انتظامیہ نے کنٹین کے علاوہ دو چلڈرن پارک، فری پارکنگ سٹینڈ، عوام کے بیٹھنے کے لئے جگہ جگہ بنچ، واش روم، ٹھنڈے پانی کے لئے واٹر کولرز، سپیشل چلڈرن پارک، جوگنگ ٹریک، لائٹس مہیا کر رکھی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال جز (الف) سے ہے سوال یہ ہے کہ 2018-19 کے دوران ایشیاء کے سب سے بڑے باغ جناح اور ریس کورس پارک لاہور میں کتنے پودے لگائے گئے اور نیز ان پودوں کے لگانے پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی الگ الگ تفصیل سے آگاہ کریں۔

جناب چیئرمین! جز (ب) میں میرا سوال ہے کہ باغ جناح، ریس کورس پارک لاہور میں عوام کو تفریح کی سہولیات پہنچانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے گئے ہیں؟

جناب چیئرمین! میں نے سوال میں جز (الف اور ب) اس لئے پڑھا ہے کہ اس میں دو پارک کی میں نے تفصیل مانگی ہے۔

جناب چیئرمین! اب میں پارلیمانی سیکرٹری کو بھی یہ باور کروانا چاہتا ہوں کہ محکمہ ادھورہ جواب دیتا ہے یہ انہوں نے باغ جناح کا جواب تحریر کر کے بھیجا ہے ریس کورس پارک کا ذکر تک نہیں ہے میری استدعا ہے یا تو اس سوال کو pending کر دیا جائے کیونکہ جواب پورا آنے پر ہی میں اس پر discussion کر سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! اس میں صرف ایک حصے کا جواب دیا گیا ہے یہ کوئی clerical mistake ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! ریس کورس پارک کی detail ہم اگلے سیشن۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! اس سوال کو pending کرتے ہیں تاکہ آپ جواب درست لے کر آئیں۔ اگلا سوال نمبر 2373 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چوہدری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

چوہدری اختر علی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2415 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: باغ جناح کے مالی سال
18-2017 کے لئے مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

2415*: چوہدری اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) باغ جناح لاہور کا کل کتنا رقبہ ہے، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) 18-2017 سے آج تک باغ کو خوبصورت بنانے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا۔ سال وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) مذکورہ سال میں جو فنڈز دیا گیا ہے باغ جناح کے کون کون سے حصوں پر خرچ کیا گیا۔ حصہ وار رقم کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ فنڈز میں افسران نے ہیرا پھیری کی، جس کی وجہ سے اس باغ کے اکثر کام مکمل نہیں ہو سکے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ان افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جنہوں نے رقم باغ پر خرچ کرنے کی بجائے اس میں ہیرا پھیری کی، تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) باغ جناح لاہور کا کل رقبہ 141 ایکڑ ہے۔

(ب) 18-2017 سے لے کر اب تک باغ جناح کی دیکھ بھال کے لئے جو فنڈز رکھا گیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1)	2017-18	116.42 ملین
2)	2018-19	126.21 ملین
3)	2019-20 کے لئے	146.57 ملین

(ج) درج ذیل تفصیل کے مطابق فنڈز مختلف مدوں میں باغ جناح کی دیکھ بھال کے لئے خرچ کئے گئے ہیں 18-2017 کا فنڈ 116.44 ملین تھا۔ جس میں سے تنخواہیں 86.63 ملین تھیں اور آپریٹنگ اخراجات کی مدوں کی تفصیل اس طرح ہے کہ:

10.02 ملین (فنڈز بجلی اور گیس کی ادائیگی کے لئے، پٹرول وڈیزل کے لئے 2.52 ملین فنانشل اسسٹینس کے لئے 1.9 ملین بلڈنگ سٹرکچر، فرنیچر فکسچر، الیکٹرک پول وغیرہ کے لئے 2.77 ملین مشینری، ٹیوب ویل، لان مورز، ٹریکٹر، پیٹر انجن اور وہیکل وغیرہ کی دیکھ بھال کے لئے 1.273 ملین، LPR کی مد میں 1.99 ملین سٹیشنری، پرنٹنگ چارجز، ایڈورٹائزمنٹ، نیوز پیپر، ٹی اے و ٹوکن ٹیکس کی مد میں -/3,66,000، ٹیلیفون اور پوسٹیج میں -/10,1000 فری پارکنگ سٹینڈ کی مد میں 3.12 ملین اس کے علاوہ ہارٹیکلچر کے لئے مثلاً پودوں، پلانٹس، پھولوں کے بیج، کھادیں، زرعی ادویات، بھل، گوبر، پولیتھن بیگ و شیٹس، ٹولز اور صفائی و ستھرائی وغیرہ کے لئے 5.78 ملین ملے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ فنڈز میں کوئی ہیرا پھیری ہوئی ہے، فنڈز کے مطابق باغ کی دیکھ بھال کی گئی اور پھولوں سے باغ کو سجایا گیا اور نمائشوں میں حصہ لیا گیا اور نمائشی مقابلے جیتے۔

(ہ) جو رقم باغ جناح کے لئے مختص تھی اُس میں کوئی ہیرا پھیری نہیں ہوئی اور رقم باغ جناح کی ہی دیکھ بھال کے لئے خرچ ہوئی ہے اس لئے کسی افسر یا اہلکار کے خلاف کوئی کارروائی روا نہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری اختر علی: جناب چیئرمین! یہ میرا سوال بھی باغ جناح سے متعلق ہے کیونکہ ہاؤس میں ماحول کے بارے میں بہت debate کی جاتی ہے۔ یہ اس وقت ہمارے پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ ماحول کو پاکیزہ رکھنے میں ہمارے تاریخی پارکس کا بہت اہم کردار ہے لہٰذا میں آپ کی توجہ اس لئے مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ یہ بہت اہم نوعیت کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین! میرا سوال تھا کہ سال 2017-18 سے آج تک باغ کو خوبصورت بنانے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا؟

جناب چیئرمین: چوہدری اختر علی! اس کے جواب میں تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔

چوہدری اختر علی: جناب چیئرمین! انہوں نے اس کا تفصیلی جواب دیا ہے کہ سال 2017-18 میں 116.42 ملین روپے فنڈز کی صورت میں ملے۔ میں آپ کو جز (ج) کے جواب کی تفصیل کی طرف لے کر جانا چاہتا ہوں کہ ایک سال میں 116.44 ملین روپے فنڈز کی صورت میں خرچ ہوئے اس کی تفصیل فراہم کی گئی ہے۔ مجھے 2017-18 کی تفصیل فراہم نہ کی گئی ہے جبکہ میں نے 2016-17، 2018-19 اور 2019-20 کے متعلق پوچھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک سال 2017-18 کا بجٹ تقریباً 116 ملین روپے ملا ہے۔

جناب چیئرمین! جس کی تفصیل انہوں نے provide کر دی ہے پھر بھی میں یہ پارلیمانی سیکرٹری سے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو انہوں نے اعداد و شمار دیئے ہیں اور اس کے مطابق انہوں نے کہا ہے کہ 86 ملین روپے تنخواہوں کی مد میں اور آپریٹنگ سروسز کی مد میں خرچ ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ اس باغ کی تزئین و آرائش کا وہ وہ حصہ جس جگہ پر حکومت کے پیسے لگے ہیں ان کی تفصیل دی جائے؟

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! یہ تو fresh question بنتا ہے۔ محکمے نے تفصیل صرف ایک ہی پورشن کی دی ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! یہ میرا fresh question نہیں بنتا۔ اگر ایک سال کا بجٹ 2017-18 کا 116 ملین روپے ہے تو اس کا حساب انہوں جواب میں لکھا ہے لیکن اس باغ کا کوئی ایسا infrastructure یا کوئی ایسی چیز جواب میں درج نہیں جس پر وہ فنڈ خرچ ہوا ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! جو معزز ممبر نے سوال پوچھا ہے وہ یہ ہے کہ 2017-18 سے آج تک باغ کو خوبصورت بنانے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا؟ ہم نے 2017-18، 2018-19 اور 2019-20 کا ٹوٹل فنڈ ان کو بتا دیا ہے۔ 2017-18 کی تفصیل موجود ہے اگر ان کو 2018-19 اور 2019-20 کی بھی تفصیل چاہئے تو وہ بھی ہم ان کو دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! اگر آپ کو باقی کے دو سالوں کی تفصیل چاہئے تو پارلیمانی سیکرٹری وہ بھی دینے کو تیار ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! پھر بات وہاں پر ہی آجاتی ہے کہ میرا آپ پوائنٹ سمجھیں کہ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ سوال پڑھے بغیر ہی جواب بھیج دیتا ہے اور پھر اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا جاتا۔ آپ دیکھیں کہ یہ پارلیمنٹ میں جواب دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ 2017-18، 2018-19 اور 2019-20 کا انہوں نے تخمینہ تو دے دیا لیکن خرچہ صرف ایک سال کا بتایا ہے تو بقیہ دو سال کا خرچ جواب میں کیوں نہیں بتایا گیا؟

جناب چیئرمین! یہ میرا بہت valid سوال ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری پہلے مجھے اس پر تھوڑا بریف کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں اس پر دوبارہ گزارش کر دیتا ہوں کہ جس طرح معزز ممبر نے بات کی کہ 18-2017 سے آج تک باغ کو خوبصورت بنانے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا تو ہم نے 18-2017 کا فنڈ بتادیا ہے۔ ہم نے 19-2018 کا فنڈ بھی بتادیا ہے اور 20-2019 کی فنڈ allocation جو کہ بجٹ میں رکھی تھی وہ بھی بتادی ہے۔

جناب چیئرمین! اب اگر معزز ممبر اتنی specific detail پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ تفصیل بھی ہم ان کو provide کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! آپ اپنے سوال کا جز (ج) پڑھیں جس میں آپ نے پوچھا ہے کہ مذکورہ سال میں جو فنڈز دیا گیا ہے باغ جناح کے کون کون سے حصوں پر خرچ کیا گیا، حصہ وار رقم کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! آپ نے فرمایا ہے کہ جز (ج) کے حوالے سے بتایا ہے تو اس سوال کے جز (ج) میں، میں نے تین سال کی تفصیل مانگی ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ 18-2017 کی تفصیل دے کر اس کو close کر دیں۔ یہاں پر کافی لوگ لاہور کے رہنے والے ہیں اور منسٹر صاحب بھی لاہور ہی کے رہائشی ہیں۔

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! میری ایک عرض سن لیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! پارکس اینڈ ہارٹیکلچرل اتھارٹی کی عدم توجہی کی وجہ سے اس وقت باغ کی بُری حالت ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! آپ اپنا سوال پڑھ لیں۔ آپ نے اپنے سوال کے جز (ج) میں ایک سال کی تفصیل مانگی ہے اور انہوں نے آپ کو ایک سال کی تفصیل فراہم کر دی ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! مذکورہ سال میں جو فنڈز دیا گیا ہے باغ جناح کے کون کون سے حصوں پر خرچ کیا گیا۔

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! آپ نے ایک سال کے فنڈز کے حوالے سے پوچھا تھا۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! چلیں، پارلیمانی سیکرٹری یہ ہی بتادیں کہ ایک سال کا فنڈ جو کہ 116 ملین روپے ہے یہ باغ کے کس کس حصے پر خرچ کیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! اس کی ساری تفصیل جواب میں دی ہوئی ہے۔

چودھری اختر علی: چودھری اختر علی! اس میں جو تفصیل دی گئی ہے اس کے مطابق 86 ملین روپے تنخواہوں کی مد میں چلے گئے اور بقیہ جو ان کے اخراجات تھے اس کی مد میں خرچ ہو گئے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2497 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ایل ڈی اے کے زیر انتظام پارک اینڈ شاپ ایریاز کے منصوبے کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*2497: **محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کے زیر انتظام پارک اینڈ شاپ ایریاز منصوبے کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے کی تکمیل کی ڈیڈ لائن 15-جولائی 2018 تھی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تقریباً 20 فیصد نامکمل منصوبے کے فنڈز بھی موجود ہیں اور متعلقہ آفیسر جان بوجھ کر فنڈز جاری نہیں کر رہا اس کی کیا وجوہات ہیں یہ منصوبہ کب تک مکمل ہو جائے گا اس کی تکمیل کے حوالے سے مکمل تفصیل سے اور حکومت کے ارادوں سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ منصوبے کا کام تقریباً 86 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ منصوبہ کی متوقع تکمیلی تاریخ 31-جولائی 2018 تھی۔

(ج) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے۔ اس منصوبے کے اضافی کام کے تخمینے کی منظوری ایل ڈی اے کے بجٹ مالی سال 19-2018 میں ہو چکی ہے جبکہ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی میٹنگ سے منظور ہونا باقی ہے۔ گورننگ باڈی کی منظوری کے بعد تقریباً دو ماہ تک یہ منصوبہ مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری کے مطابق پارک اینڈ شاپ ایریاز کا پراجیکٹ 31-جولائی 2018 کو مکمل ہونا تھا تو اس ڈیڈ لائن کو گزرے ہوئے بھی ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس کا جو 14 فیصد حصہ بقایا رہتا ہے اس کے لئے انہوں نے ابھی لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی میٹنگ کرنی ہے تو کیا یہ مجھے بتائیں گے کہ ان کے مطابق اس کو مکمل کرنے کی اب next dead line کون سی ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں یہاں پر تھوڑی سی correction کرنا چاہتا ہوں کہ جس وقت یہ سوال دیا گیا تھا اس وقت 86 فیصد تک کام مکمل ہو چکا تھا اور اب recently میں نے پتا کیا ہے کہ 96 فیصد تک کام مکمل ہو چکا ہے چونکہ اس کام میں revised addition کی گئی تھی اور اس کی cost revise ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس کے لئے مزید expenses required تھے جس کے لئے ہم نے ایل ڈی اے کی سب کمیٹی کی میٹنگ کر لی ہے اور اس میں approval آ چکی ہے اور within a month یہ بقیہ 4 فیصد کام بھی مکمل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! کیا آپ اس پر مزید کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب چیئرمین! نہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2528 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: موضع فتح پوری اور ڈیرہ چودھری افتخار گُرڑ میں سولنگ اور نالیوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***2528: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع فتح پوری تحصیل مرید کے ضلع شیخوپورہ میں سولنگ نالیوں اور سیوریج کا کام شروع کیا گیا تھا جس پر تقریباً 35 لاکھ روپے کی خطیر رقم خرچ کر کے کام ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ادھورا کام ہونے اور سیوریج کے نکاس کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے پورے گاوں میں جگہ جگہ گندہ پانی کھڑا ہے کیونکہ سولنگ اور نالیاں کچھ حصہ پر بنائے جانے کی وجہ سے سڑکیں اور نالیاں ناہموار ہوگئی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس گاوں کے نکاسی آب کے لئے گندہ نالہ بھی تعمیر نہیں کروایا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیرہ چودھری افتخار گُرڑ میں سولنگ اور نالیاں نہیں بچھائی گئی ہیں اور اس ڈیرہ سے سیم نالہ تک سولنگ نہیں لگایا گیا؟

(ہ) کیا حکومت موضع فتح پوری اور ڈیرہ چودھری افتخار گُرڑ میں سولنگ اور نالیاں بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) یہ درست ہے کہ موضع فتح پوری بشمول ڈیرہ چودھری افتخار گُرڑ تحصیل مریدکے ضلع شیخوپورہ کے لئے مورخہ 11۔ستمبر 2017 کو ایک سکیم منظور ہوئی مگر اس کا تخمینہ لاگت 30لاکھ روپے تھا جس میں صرف سیورلائن ڈالنے کا کام شامل تھا۔ سکیم پر بمطابق تخمینہ لاگت کام مکمل کر دیا گیا ہے۔

(ب) درست نہیں ہے۔ پورے گاؤں کے کسی علاقہ میں سولنگ اور نالیوں کی تعمیر کا کام تخمینہ لاگت میں شامل نہ ہے۔ منظور شدہ تخمینہ لاگت کے مطابق گاؤں کی نکاسی آب کے لئے پہلے سے موجود نالہ سے لے کر سیم نالہ تک سیورلائن لگائی گئی ہے۔

(ج) جی، ہاں یہ درست ہے کیونکہ تخمینہ لاگت میں نالہ کی تعمیر شامل نہ ہے۔

(د) درست ہے۔ ڈیرہ چودھری افتخار گُرڑ میں سولنگ اور نالیاں بنائی گئی اور نہ ہی اس ڈیرہ سے سیم نالہ تک سولنگ لگایا گیا کیونکہ منظور شدہ تخمینہ میں سولنگ اور نالیاں شامل نہ تھیں۔

(ہ) اس وقت موضع فتح پوری اور ڈیرہ چودھری افتخار گُرڑ میں سولنگ اور نالیاں بچھانے کے کسی منصوبہ کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! موضع فتح پوری کی 30لاکھ روپے کی جس سکیم کا ذکر کیا گیا ہے کہ اس کو مکمل کیا گیا ہے تو میں نے اپنے سوال کے جز(ہ) میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت موضع فتح پوری اور ڈیرہ چودھری افتخار گُرڑ میں سولنگ اور نالیاں بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ یہ سوال 2015 میں بھی کیا گیا تھا اس وقت بھی on the floor of the House یہ commitment دی گئی تھی کہ انشاءاللہ اس سکیم کو ہم next year کے ADP میں شامل کر لیں گے لیکن آج تک اس سکیم کو شامل نہیں کیا گیا تو میری پارلیمانی سیکرٹری سے یہ گزارش ہے کہ کیا یہ جو اب سال چل رہا ہے اس میں اس سکیم کو شامل کیا جائے گا یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میرے معزز ممبر نے جو سوال پوچھا ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ 2015 کی بات کر رہے ہیں۔اس سکیم کی total estimated costسوال میں 35لاکھ روپے تھی جبکہ departmental طور پر اس کا جو estimate لگایا گیا اور اس پر جو ٹینڈرنگ ہوئی وہ 30لاکھ روپے کی تھی اور جو 30لاکھ روپے کی estimated cost تھی اس میں جو جو وہاں پر کام تھے جس میں خاص طور پر وہاں پر لائن ڈالی جانی تھی وہ ڈال دی گئی ہے اور جو سولنگ کا کام تھا وہ اس سے additional work تھا اور چونکہ سوال میں specificایک پرائیویٹ ڈیرے کا ذکر کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ڈیروں پر سولنگ تعمیر کرنا گورنمنٹ کی prioritiesمیں نہیں ہے اگر کوٹ فتح خان میں کوئی اور آبادی ہے جہاں پر یہ سمجھتے ہیں کہ سولنگ تعمیر کرنا ہے تو ہم اس آبادی کے لئے ضرور فنڈز دیں گے لیکن ہم ڈیروں پر سولنگ لگا کر سیاست نہیں کرتے۔ ڈیروں اور تھڑوں پر ہم سولنگ تعمیر کرتے ہیں اور نہ ہی وہاں کی جانی مناسب ہے۔

جناب چیئرمین: اگر کوئی پبلک benefitکا کام ہے تو وہ کرنے کو تیار ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرے خیال میں پارلیمانی سیکرٹری اس سوال سے لاعلم ہیں یا انہیں point scoringکرنے کا بہت شوق ہے۔جو چودھری افتخار کا ڈیرہ بتایا گیا ہے یہ مشہور جگہ ہے،اس سے گزر کر آگے 2700لوگوں کی بستی ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ پارلیمانی سیکرٹری کو کوئی خواب آیا ہے کہ یہ public interest کا کام نہیں ہے؟ آپ اس سوال کو pendingکریں اور میں چیلنج کرتا ہوں آپ ان سے کہیں کہ یہ میرے ساتھ وہاں جا کر visitکریں وہاں 2700لوگ بس رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ public interestکا کام نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میرے معزز دوست نے تین جگہ پر چودھری افتخار کا ڈیرہ، چودھری افتخار کا ڈیرہ، چودھری افتخار کا ڈیرہ کا ذکر کیا ہے۔ اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر پندرہ سو یا دو ہزار لوگوں کی

آبادی ہے تو پھر اس آبادی کا کوئی نام بھی ہو گا۔ کیا یہ مناسب نہیں تھا کہ یہ اس آبادی کا ذکر کر دیتے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! گاؤں میں اس طرح کے ڈیرے ہوتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! لیکن انہوں نے سوال میں specific چودھری افتخار کے ڈیرہ کا ذکر کیا ہے انہوں نے آبادی نہیں لکھا۔ اگر سوال میں کسی آبادی کا ذکر ہوتا تو ہم اس آبادی کو زیر غور لے آتے لیکن یہاں پر تو صرف ڈیرے کا نام لکھا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: Order in the House please. جی! انہوں نے جو point raise کیا ہے وہ -/30,00,000 روپے کا estimate تھا اور تیس لاکھ روپے کا کام ہو چکا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں تو تیس لاکھ روپے کے سوال کی بات ہی نہیں کر رہا بلکہ میں نے سوال کے جز (ہ) میں جو سوال کیا تھا اس کی بات کر رہا ہوں لیکن پارلیمانی سیکرٹری نے جس طرح غیر سنجیدہ جواب ایوان میں دیا ہے میں اس پر discuss کر رہا ہوں۔ اب یہ ڈیرے کی بات کر رہے ہیں، ڈیرہ غازی خان ہے تو کیا وہاں پر کوئی ایک ڈیرہ ہے، وہاں پر کوئی لوگ نہیں رہتے اور ڈیرہ مراد جمالی ہے وہاں پر کوئی لوگ نہیں رہتے اور یہ ہر چیز کو ڈیرہ ہی گالا نہ سمجھیں بلکہ ایوان میں جواب دیں۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! معزز ممبر میرے لئے انتہائی قابل احترام اور محترم ہیں، مجھ سے زیادہ تجربہ کار سیاستدان ہیں انہوں نے 2015 کا ذکر کیا ہے اس وقت ہم وہاں پر تھے اور یہ یہاں پر تھے۔ اگر 2015 سے 2018 تک تین سال میں یہ ڈیرہ آباد نہیں ہوا اور یہاں پر کام نہیں ہو سکا اور اب یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ وہاں آبادی ہے تو ہم اس آبادی کو estimate میں ڈال دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم نے اس آبادی کے نام کے ساتھ یہ estimate اور tendering کرنی ہے کیونکہ یہ ڈیرہ کہیں notified نہیں ہے، اگر یہاں ڈیرہ غازی خان اور ڈیرہ اسماعیل خان کا ذکر کیا جارہا ہے تو وہ اضلاع ہیں اور ان کا باقاعدہ نوٹیفکیشن ہوا ہوا ہے۔اگر معزز ممبر اس آبادی کا نوٹیفکیشن بتادیں کہ ڈیرہ چودھری افتخار کا نوٹیفکیشن ہے تو ہم اس آبادی کے نام سے اس کا ٹینڈر کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: آبادی کا نام نہیں ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جی، بالکل میرا یہ آخری سوال ہے۔اگر پارلیمانی سیکرٹری مجھے ڈیرہ بنی گالا کا نوٹیفکیشن لا کر دے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2556 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2018 میں واٹر اینڈ سینی ٹیشن
کے لئے مختص کردہ بجٹ کے عدم استعمال سے متعلقہ تفصیلات

***2556: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

گزشتہ سال واٹر اینڈ سینی ٹیشن کے لئے مختص بجٹ کے استعمال نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

تمام واسا کو جاری کردہ فنڈز برائے مالی سال 19-2018استعمال ہو چکے ہیں۔ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ لاہور (نارتھ / ساؤتھ)۔ حکومت پنجاب نے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں واٹر اینڈ سینی ٹیشن کی 1793 سکیموں کے لئے 20.500۔ ارب روپے مختص کئے۔ مالی سال19-2018 کے بجٹ میں واٹر اینڈ سینی ٹیشن کے لئے نظر ثانی شدہ مختص رقم 17.902۔ارب روپے تھی۔ اس میں سے 7.555۔ارب روپے جاری کئے گئے جس میں سے مالی سال19-2018 کے اختتام پر 7.391۔ارب روپے کی رقم خرچ کی گئے۔ محکمہ نے واٹر اینڈ سینی ٹیشن کے لئے فراہم کردہ رقم کے استعمال کو یقینی بنایا اور رقم 1793 سکیموں پر عوام کی فلاح وبہبود کے لئے خرچ کی۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں نے واٹر اینڈ سینی ٹیشن کے متعلق سوال کیا تھا، محکمے نے جواب میں لکھا ہے کہ اس کے لئے 20½۔ارب روپے کا فنڈ مختص کیا گیا تھا بعد میں نظر ثانی رقم تقریباً18۔ارب روپے تھی لیکن صرف 7½۔ارب روپےreleaseکئے گئے۔

جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ آدھے سے بھی کم پیسے کیوںreleaseکئے گئے حالانکہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن تو بہت اہم مسئلہ ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین!19-2018 میں پبلک ہیلتھ کے بجٹ میں 1793 سکیموں کے لئے estimated costبیس ارب روپے تھی جو بعد میںreviseکر کے 17۔ارب روپے رکھی گئی۔19-2018 کے بجٹ میں بجٹ کی جو حالت تھی اور پنجاب کے خزانے کا جو حال تھا وہ آپ سب کو بہتر پتا ہے اس لئے اس پر بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے اس وقت 7.5۔ارب روپے کی allocation کی تھی اور 7.5۔ارب روپے میں سے وہ تمام پیساutilizeکر لیا گیا ہے یعنی ہم نے

جتنا بجٹ allocate کیا تھا وہ پورے کا پورا utilize ہو چکا ہے۔ اب 20-2019 کے بجٹ میں انشاءاللہ اس کے لئے زیادہ فنڈز رکھیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، اگلے بجٹ میں زیادہ فنڈز رکھے جائیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں پارلیمانی سیکرٹری سے ایک آخری چیز پوچھنا چاہ رہی تھی کہ انہوں نے لکھا ہے کہ جو 20½ ارب روپے کا بجٹ تھا یہ 1793 سکیموں کے لئے تھا وہ ملا نہیں بلکہ صرف 7- ارب روپے کا بجٹ ملا۔ انہوں نے نیچے بھی لکھا ہے کہ ہم نے 1793 سکیموں میں وہ بجٹ استعمال کیا ہے۔ یہ کس طرح سے possible ہو گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! بجٹ میں estimated cost میں تمام سکیموں کو address کیا گیا تھا اور ہم نے 1793 سکیموں کے لئے ہی estimate لگایا تھا لیکن ہمارے پاس فنڈز کی allocation سات ارب روپے کی تھی۔ میرے خیال میں محکمے کی طرف سے اس میں تھوڑی سی correction ہونا رہتی ہے definitely یہ بجٹ 1793 سکیموں پر نہیں لگا ہو گا بلکہ کم سکیموں پر لگا ہو گا اس لئے جو 7- ارب روپے utilize ہوئے وہ جتنی سکیموں پر utilize ہوئے میں ان کی تفصیل آپ کو بعد میں دے دوں گا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2557 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

واٹر اینڈ سینی ٹیشن پالیسی کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

***2557: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

واٹر اینڈ سینی ٹیشن پالیسی کس سطح پر ہے اور کب تک کابینہ سے منظور کرائی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

پنجاب واٹر پالیسی محکمہ آبپاشی نے تیار کی جس کو حکومت پنجاب نے 2018 میں منظور کیا۔چونکہ واٹر پالیسی میں سینی ٹیشن کا احاطہ نہیں ہوا اس لئے چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کی ہدایت پر پنجاب واٹر اینڈ سینی ٹیشن پالیسی guideline کا تفصیلی ڈاکومنٹ اربن یونٹ کو نظر ثانی کے لئے بھیجا گیا ہے تاکہ اس کو منظور شدہ واٹر پالیسی کا حصہ بنایا جائے یا سٹریٹجک guideline کے طور پر منظور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میرا یہ سوال واٹر اینڈ سینی ٹیشن پالیسی سے relate کرتا ہے۔محکمے کی طرف سے یہ جواب آیا ہے کہ چونکہ واٹر پالیسی محکمہ آبپاشی نے بنائی تھی لیکن انہوں نے اس پالیسی میں سینی ٹیشن کو شامل ہی نہیں کیا اس لئے چیئرمین پی اینڈ ڈی نے اس document کو اربن یونٹ کو نظر ثانی کے لئے بھیج دیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اربن یونٹ کو جو نظر ثانی کے لئے بھیجا گیا تھا تو کیا انہوں نے ابھی تک سینی ٹیشن کو واٹر پالیسی میں شامل کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! بالکل درست بات ہے کہ واٹر پالیسی محکمہ آبپاشی کی ذمہ داری تھی وہ واٹر پالیسی بنا دی گئی ہے جہاں تک سینی ٹیشن پالیسی کا تعلق ہے وہ اربن یونٹ نے بنانی تھی چونکہ اربن یونٹ محکمہ پی اینڈ ڈی کے under کام کرتا ہے اس لئے چیئرمین پی اینڈ ڈی کی طرف سے سینی ٹیشن کی guideline کے لئے لکھا گیا تھا تاکہ بہتر guideline دی جائے میرے خیال میں اربن یونٹ

کی طرف سے تین مہینوں کے اندر یہ guideline بھیج دی جائے گی جس کے بعد یہ پالیسی فائنل ہو جائے گی۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! سینی ٹیشن پبلک ہیلتھ کا ایک بہت ہی important issue ہے جو 70 سال سے neglected تھا۔ صرف ہماری حکومت ہے جو اب سینی ٹیشن پالیسی پر غور کر رہی ہے اور اس کی پوری implementation کی طرف جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں صرف یہ گزارش کروں گی کہ آپ اربن یونٹ کو کوئی deadline دے دیں تا کہ اس میں کوئی delay نہ ہو اور ہم پوری شد و مد کے ساتھ سینی ٹیشن پالیسی کو آگے لے کر بڑھیں۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! یہ کب تک ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! انشاءاللہ ہم اسے within 90 days final کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔ اگلا سوال محترمہ رخسانہ کوثر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2568 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔146 میں
واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب اور ان کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

***2568: محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور پی پی۔146 میں کل کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ واٹر فلٹریشن پلانٹس میں سے کتنے چالو حالت میں اور کتنے خراب ہو چکے ہیں نیز پانی کو صاف کرنے کے لئے کون کون سی ادویات کتنی کتنی مقدار میں استعمال کی جاتی ہیں، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) کیا موجودہ حکومت خراب واٹر فلٹریشن پلانٹس کو ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) لاہور پی پی۔146 میں محکمہ واسا نے 53 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) واسا کے نصب کردہ تمام فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں نیز پانی کو صاف کرنے کے لئے ریت، کاربن اور آرسینک استعمال کیا جاتا ہے۔

(ج) واسا تمام فلٹریشن پلانٹس کی دیکھ بھال روزانہ کی بنیاد پر جاری رکھے ہوئے ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب چیئرمین! جواب میں سارا یہی لکھ دیا گیا ہے سب اچھا ہے حالانکہ ہیپاٹائٹس بہت زیادہ تیزی سے پھیل رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میرا سوال تھا کہ پی پی۔146 کے اندر کتنے ٹیوب ویل ہیں اور ان کی حالت کیسی ہے لیکن انہوں نے یہی لکھ دیا کہ سب اچھا چل رہا ہے اور سب ٹھیک ہے۔ پانی کا بل تو وقت پر آتا ہے مگر پانی نہیں یہ کیسا مذاق ہے؟ ان لوگوں کے لئے سب اچھا کہنا کتنا آسان ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب چیئرمین! یہاں سے چند قدم پر منٹگمری روڈ ہے آپ ایک کمیٹی بنا کر ابھی وہاں بھیج دیں اور چیک کیا جائے کہ کس قدر گندا پانی آرہا ہے، پتا ہی نہیں کہ میڈیسن کہاں ڈالی جارہی ہیں، لوگ پانی کو ترس رہے ہیں، ہیپاٹائٹس اتنی تیزی سے پھیل رہا ہے جس سے لوگ مر رہے ہیں لیکن یہاں پر سب اچھا کی کیسے رپورٹ دی جارہی ہے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! محترمہ نے فلٹریشن پلانٹس کی maintenance کے حوالے سے پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! ہم نے maintenance کا ایک proper mechanism طے کیا ہوا ہے۔ اس حوالے سے SOPs بنی ہوئی ہیں جس کے مطابق وا سا کام کرتا ہے۔ عوام کو صحت کی سہولتیں فراہم کرنا ہماری حکومت کی اوّلین ترجیح ہے اور پینے کا صاف پانی فراہم کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ محکمہ کی طرف سے اس میں کوئی غفلت نہ کی جائے۔ یہاں جواب کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ

"پانی کو صاف کرنے کے لئے ریت، کاربن اور آرسینک میڈیا استعمال کیا جاتا ہے۔"

جناب چیئرمین! ہم کوشش کرتے ہیں کہ ساتھ ساتھ پانی کی purification کی جائے۔ ایک specific معیار ہے، کلورین کی ایک خاص ratio کو maintain کرنے کے لئے ہم اس کے samples لیتے ہیں اور ٹیسٹ بھی کرتے ہیں اگر کسی واٹر فلٹریشن پلانٹ میں کلورین کی ratio کم ہے تو محترمہ اسے پوائنٹ آؤٹ کر دیں ہم اس پر ایکشن لیں گے۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ بہت سارے واٹر فلٹریشن پلانٹس خراب ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں جبکہ یہاں جواب میں بتایا جا رہا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے محترمہ رخسانہ کوثر سے کہوں گا کہ وہ specifically نشاندہی فرمادیں کہ فلاں واٹر فلٹریشن پلانٹ بند ہے تو میں اس کو چیک کروالوں گا۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب چیئرمین! ہمیں بتایا جائے کہ یہ میڈیسن کہاں استعمال ہوتی ہے اور کن ہاتھوں سے استعمال ہوتی ہے؟ پنجاب اسمبلی کے back side کا گیٹ حلقہ پی پی-146 کے بالکل ساتھ واقع ہے۔ حلقے کے لوگوں کو بتایا جائے کہ یہ میڈیسن کہاں استعمال ہوتی ہے؟ زیادہ تر واٹر فلٹریشن پلانٹس خراب ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں جبکہ محکمہ ایک ہی بات پر بضد ہے کہ سب اچھا ہے۔ یہ روّیہ انتہائی غلط ہے۔ آپ ابھی یہاں سے چار معزز ممبران یا کسی اور کو بھجوا کر چیک کروالیں۔ اس حلقہ میں پانی دیکھنے کے قابل نہیں پینا تو دُور کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری نے وعدہ کیا ہے کہ وہ انشاءاللہ maintenance کروائیں گے۔ اگلا سوال جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2620 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: پی پی-29 میں سیوریج

اور پینے کے صاف پانی کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***2620: جناب محمد عبداللہ وڑائچ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات پی پی-29 میں سال 2017-18 اور 2018-19 میں کتنے چکوک، قصبوں اور آبادیوں کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں ان کی تفصیلات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-29 میں پینے کا پانی قابل استعمال نہیں جس کی وجہ سے ہیپاٹائٹس جیسے موذی امراض اور پیٹ کی بیماریوں سے علاقے کی عوام متاثر ہو رہی ہے؟

(ج) اگر جوابات اثبات میں ہیں تو حکومت مذکورہ حلقہ میں سیوریج اور پینے کے صاف پانی کی سہولیات جلد از جلد مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یہ کام کب تک مکمل کر دیا جائے گا۔ مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) حلقہ پی پی-29 ضلع گجرات میں مالی سال 2017-18 اور 2018-19 میں فراہمی آب کا کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا البتہ جلالپور جٹاں سٹی میں نکاسی آب کا ایک منصوبہ مالی سال 2017-18 میں مکمل کیا گیا ہے۔ مزید برآں مالی سال 2018-19 میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام (CDP) کے تحت حلقہ پی پی-29 ضلع گجرات کے لئے

گلیوں اور نالیوں کی تعمیر کے 16 منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں جن پر50 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-29 ضلع گجرات میں زیر زمین پانی تقریباً100 فٹ گہرائی تک قابل استعمال نہ ہے کیونکہ تقریباً ہر گھر میں گندے پانی کی Sokage Pit/ Septic Tank کی تعمیر کی وجہ سے زیر زمین پانی تقریباً100 فٹ کی گہرائی تک آلودہ ہو چکا ہے۔

(ج) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے حلقہ پی پی-29 ضلع گجرات میں44 دیہات میں فراہمی آب کی سکیمیں مکمل کیں تھیں۔ جن میں سے29 سکیموں سے عوام کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے جبکہ پندرہ دیہات کی بند سکیموں کو مرحلہ وار پروگرام کے تحت rehablitate کیا جا رہا ہے۔ البتہ اس حلقہ میں فراہمی و نکاسی آب کے کسی نئے منصوبہ کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میں محکمہ کے جوابات سے fully satisfied ہوں لیکن جواب کے جز (ج) کے آخر میں کہا گیا ہے کہ دیہات کی بند سکیموں کو مرحلہ وار پروگرام کے تحت rehabilitate کیا جا رہا ہے تو میں مرحلہ وار کی تفصیل جاننا چاہوں گا کہ مرحلہ وار کیا ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! معزز ممبر غالباً بند پڑی ہوئی ان پندرہ سکیموں کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان کو کب rehabilitate کیا جائے گا؟ محکمہ کی طرف سے اس کا جواب آیا ہے کہ ہم مرحلہ وار ان سکیموں کو rehabilitate کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی تھی کہ پورے پنجاب کے اندر بہت سے واٹر فلٹریشن پلانٹس بند پڑے ہیں۔ ان میں لوکل گورنمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے واٹر فلٹریشن پلانٹس شامل ہیں۔

جناب چیئرمین! پنجاب کے اندر تقریباً662واٹر سپلائی کی سکیمیں یا واٹر فلٹریشن پلانٹس بند ہو چکے ہیں۔ کسی کا ٹرانسفارمر نہیں ہے، کہیں بجلیdisconnectہو چکی ہے اور کہیں پر پانی کی لائنیںdamageہو چکی ہیں۔ حکومت پنجاب نے پالیسی بنائی ہے کہ ہم ان سکیموں کوphase wise rehabilitateکریں گے۔ پہلےphaseکے اندر ہم نے پنجاب کی65واٹر سپلائی سکیموں کوrehabilitateکرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ان میں زیادہ تر واٹر سپلائی سکیمیںSouth Areaکی ہیں۔ ہمارےSouth Areaمیں پینے کا صاف پانی میسر نہیں اور وہاں پر زیادہ ترbrackish waterہے۔ ہماراSouth Areaگزشتہ35سالوں سے محرومی کا شکار رہا ہے لہٰذا ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم پہلےSouth Areaکی65واٹر سپلائی سکیموں کو ٹھیک کریں اور اس کے بعدNorth Areaکی پندرہ سکیموں کوtake upکیا جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ اگلے مالی سال میں ان پندرہ واٹر سپلائی سکیموں کو بھیrehabilitateکرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میں پارلیمانی سیکرٹری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

قصور: پی پی-176 واٹر سپلائی اور سیوریج سکیموں کے لئے مختص کردہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1663: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-176 قصور کے کس کس گاؤں / قصبہ / شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں چل رہی ہیں اور کس کس گاؤں، قصبہ و شہر کی یہ سکیمیں بند ہیں؟

(ب) اس حلقہ میں کس کس گاؤں، قصبہ اور شہروں میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سکیموں پر کام جاری ہے؟

(ج) ان سکیموں کے لئے سال 19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت، جن سکیموں پر کام جاری ہے ان کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) صوبائی اسمبلی حلقہ پی پی-176 قصور میں ایک سیوریج سکیم موضع کھڈیاں میں مکمل کی گئی ہے جو کہ چل رہی ہے، جبکہ واٹر سپلائی کی کل 36 سکیمیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، مکمل کی گئی جن میں سے 29 سکیمیں جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے چل رہی ہیں جن سے علاقے کے لوگ مستفید ہو رہے ہیں جبکہ واٹر سپلائی کی سات سکیمیں جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مختلف وجوہات کی بناء پر بند پڑی ہیں۔

(ب) صوبائی اسمبلی حلقہ پی پی-176 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی کل چھ سکیموں جن کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے پر کام جاری ہے جن کا تخمینہ لاگت 522.377 ملین روپے ہے۔

(ج) صوبائی اسمبلی حلقہ پی پی-176 میں واٹر سپلائی اور سیوریج، ڈرینج کی سکیموں پر برائے سال 19-2018 کے لئے مبلغ 51.931 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(د) مالی سال 20-2019 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں یہ تمام سکیمیں شامل ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ 30.06.2020 تک مکمل ہو جائیں گی۔

لاہور: ٹاؤن شپ پیکو روڈ تک سڑک و نالہ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***1205: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روہی نالہ پھاٹک منڈی ارفع کریم ٹاور سے ٹاؤن شپ پیکو روڈ لاہور تک سڑک اور نالہ کی تعمیر شروع ہونی تھی جو کہ اب تک مکمل نہ ہو سکی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) ایس بلاک تک روڑی وغیرہ بھی ڈال دی گئی تھی لیکن سڑک پھر روک دی گئی اور سڑک بنانے کے لئے تجاوزات بھی ہٹا دی گئی تھیں؟

(ج) مذکورہ سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے لوگوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسا مذکورہ علاقے میں نالہ کی ریٹیننگ وال کا کام مکمل کر چکا ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سڑک کی تعمیر کا کام جلد شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) رواں مالی سال کے بجٹ میں ایس، بلاک کی سڑک کی تعمیر کے لئے فنڈ مختص کر دیا گیا ہے۔ ڈیپارٹمنٹل سب کمیٹی کی منظوری کے بعد جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) یہ درست ہے کہ یہ راستہ مولانا شوکت علی روڈ اور فیروز پور روڈ کو ملاتا ہے۔ سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے لوگوں کو کافی پریشانی کا سامنا ہے۔

(د) جواب جز (ب) میں پیش کر دیا گیا ہے۔

فیصل آباد: کشمیر پل انڈر پاس کے منصوبہ کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*1388: **جناب علی عباس خان:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کینال روڈ پر واقع کشمیر پل انڈر پاس کا منصوبہ کس تاریخ کو منظور ہوا اور اس پر کام کا آغاز کب ہوا؟

(ب) مذکورہ پل کی تعمیر کا کل تخمینہ لاگت کیا ہے؟

(ج) مذکورہ پل کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا اور مدت تکمیل کیا رکھی گئی؟

(د) زیر تعمیر پل کا کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور مزید برآں بقیہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا کب تک عوام کے استعمال کے لئے کھول دیا جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) فیصل آباد شہر میں کینال روڈ پر واقع کشمیر پُل انڈر پاس کا منصوبہ 46پی ڈی ڈبلیو پی میٹنگ مورخہ 15.03.2018 کو منظور ہوا اور موقع پر عملی کام کا آغاز مورخہ 26.05.2018 کو ہوا۔

(ب) مذکورہ پُل کی تعمیر کا کل تخمینہ لاگت 1280.209 ملین روپے ہے۔

(ج) مذکورہ پُل کا ٹھیکہ مجوزہ طریق کار کے تحت باقاعدہ ٹینڈر کے بعد میسرز این ایل سی (M/S NLC) کو دیا گیا تھا اس کی مدت تکمیل 18 ماہ رکھی گئی ہے۔

(د) زیر تکمیل انڈر پاس کا 25 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور مزید برآں بقیہ کام ایک سال تک مکمل ہو جائے گا، بشرطیکہ پنجاب گورنمنٹ اس کے مکمل فنڈز فراہم کرے۔

لاہور: آبادی شاہین آباد شیراکوٹ بند روڈ واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

*2206: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے آبادی شاہین آباد نزد بابو صابو شیراکوٹ بند روڈ لاہور پانی جیسی بنیادی ضرورت سے محروم ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پوری آبادی مضر صحت زمینی پانی پینے پر مجبور ہے؟
(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ آبادی کو واٹر سپلائی دینے کو تیار ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) مذکورہ آبادی دریا کے کنارے آباد ہے اور یہاں کے رہائشی زیر زمین پانی استعمال کرتے ہیں۔ یہاں پر واسا کا کوئی واٹر سپلائی نیٹ ورک نہ ہے۔
(ب) ایضاً
(ج) ابھی تک اس آبادی میں کوئی واٹر سپلائی کی سکیم زیر غور نہ ہے۔

لاہور: محکمہ میں ڈیلی ویجز، کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد
اور سکیل 1 سے 12 تک خالی اسامیوں پر بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*2373: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ کے کتنے ملازمین ڈیلی ویجز/کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟
(ب) حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
(ج) محکمہ ہذا میں سکیل ایک سے بارہ تک کی کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ سکیل وار تفصیل بیان فرمائی جائے نیز ان اسامیوں پر حکومت ملازمین بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ(میاں محمود الرشید):

(الف) ایل ڈی اے:

محکمہ ایل ڈی اے میں یو ڈی ونگ میں171ڈیلی ویجزاور ٹیپا میں120 منتقلی ویجز کام کررہے ہیں جو مختلف پراجیکٹ سے چارج کئے جا رہے ہیں۔ پے سکیل کے حوالے سے کوئی ملازم کنٹریکٹ پر موجود نہ ہے البتہ مارکیٹ بیسڈ سیلری کی بنیاد پر چار ٹیپا میں اور دو یوڈی ونگ میں کام کررہے ہیں۔

پی ایچ اے لاہور:

ضلع لاہور میں محکمہ ہذا میں2702ڈیلی ویجزاور395کنٹریکٹ ملازمین کام کررہے ہیں۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی۔ محکمہ ہذا ضلع لاہور میں کوئی بھی ملازم ڈیلی ویجز پر بھرتی نہ کیا گیا ہے البتہ پندرہ ملازمین جن کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا ہے۔

واسا لاہور:

واسا ایل ڈی لاہور میں ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد 1710 تھی جن میں سے 350 ملازمین سیزنل(مون سون)کے ہیں جبکہ614ملازمین کنٹریکٹ پر کام پر کر رہے ہیں۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع لاہور میں ڈیلی ویجز ملازمین کے لئے نہ کوئی اسامی خالی ہے نہ ہی کوئی ملازم کام کررہا ہے۔ البتہ ضلع لاہور میں ریگولر اسامیوں پر بنیادی پے سکیل 1 سے 12 کے 27 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کررہے ہیں۔ جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایل ڈی اے:

ڈیلی ویجز اور منتقلی ویجز مختلف ورکس کی(contingencies)سے چارج کئے جا رہے ہیں۔فنڈز کی دستیابی تک ان کو چارج کیا جائے گا۔ڈیلی ویجزاور منتقلی ویجز ریگولر اسٹیبلشمنٹ کا حصہ نہ ہیں۔البتہ مارکیٹ بیسڈ سیلری کی بنیاد پر ٹیپا کے چار ملازمین کی ریگولرائزیشن کا معاملہ متعلقہ اتھارٹی کو بھیجا جارہا ہے۔

پی ایچ اے لاہور:

پنجاب حکومت کی طرف سے "پنجاب ریگولرائزیشن اسمبلی ایکٹ 2018" پاس کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق وہ ملازمین (کنٹریکٹ) جن کی مسلسل تین سال سے زیادہ سروس ہے کو ریگولر کئے جانے کے احکامات موجود ہیں۔ محکمہ ہذا نے اہل ملازمین (کنٹریکٹ) کا کیس اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس میں رکھا ہے جس کی منظوری دے دی گئی ہے اور بمطابق مندرجہ بالا ایکٹ 2013 ان ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے ضروری کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی:

محکمہ ہذا ضلع لاہور کنٹریکٹ ملازمین کو گورنمنٹ پالیسی کے مطابق ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

واسا لاہور:

ڈیلی ویجز ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے موجودہ حکومت جب بھی کوئی پالیسی وضع کرے گی اس کے مطابق درآمد کیا جائے گا۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے صوبہ پنجاب میں تمام کنٹریکٹ ملازمین بشمول ضلع لاہور کو ریگولر کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری ارسال کر رکھی ہے۔

(ج) ایل ڈی اے:

سکیل 01 تا 12 کی خالی اسامیوں میں 469 یوڈی ونگ میں اور 58 ٹیپا کی اسامیاں شامل ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت کی جانب سے ملازمتوں کی بھرتی پر پابندی کے اٹھائے جانے کے بعد حسب ضرورت ان اسامیوں پر بھرتی کی جائے گی۔

پی ایچ اے لاہور:

محکمہ ہذا میں سکیل 1 تا 12 تک کی کل 94 اسامیاں خالی ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر SOR.IV(S&-GAD)10-15/2018 مورخہ 07.12.2018 کے مطابق پابندی عائد ہے لہٰذا ملازمین کی بھرتی نہیں کی جائے گی۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی۔ محکمہ ہذا ضلع لاہور میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔ (i) ڈیٹا انٹری آپریٹر (BS-11) کی 3، (ii) جونیئر کلرک (BS-11) کی ایک، (iii) چوکیدار (BS-03) کی دو، (iv) دفتری (BS-04) کی دو، (v) فیرو پرنٹر (BS-01) کی ایک، حکومت پنجاب کی مروجہ پالیسی کے مطابق سکیل نمبر 1 سے 4 تک بھرتی قواعد و ضوابط کے مطابق جلد کر لی جائے گی۔ تاہم سکیل نمبر 5 تا زائد سکیل میں بھرتی پر حکومت پنجاب کی طرف سے مکمل پابندی ہے۔

واسا لاہور:

محکمہ ہذا میں سکیل 01 تا 12 تک بجٹ Strength کے مطابق مالی سال 20-2019 کی 524 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس وقت حکومت نے نئی بھرتیوں پر پابندی لگا رکھی ہے جب حکومت پابندی ختم کرے گی محکمہ اپنی ضرورت اور مالی وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومتی پالیسی اور قوانین پر عمل کرے گا۔ چونکہ بیان کردہ پابندی کی وجہ سے محکمہ ہذا نئی بھرتیاں نہیں کر سکتا ہے لہٰذا محکمہ اپنی افرادی قوت کی ضروریات کو حصہ (الف) میں بیان کردہ ڈیلی ویجز ملازمین کے ذریعے پورا کر رہا ہے۔ مزید برآں اس وقت واسا کے تنظیمی ڈھانچہ میں بہتری کے لئے غور و خوض ہو رہا ہے اور صرف ضروری تکنیکی عملہ کی بھرتی کی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں 64 سب انجینئرز کی بھرتی بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی منظوری حاصل کی گئی ہے اور اس سلسلے میں ضابطے کے مطابق پیشرفت کی جا رہی ہے۔

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع لاہور میں بنیادی پے سکیل 1 سے 12 تک کی صرف مندرجہ ذیل دو اسامیاں خالی ہیں۔ (i) مالی (BS-1) کی دو، (ii) خاکروب (BS-1) کی دو، صوبہ پنجاب میں نئی بھرتی پر پابندی کی وجہ سے یہ اسامیاں پُر نہیں کی جا سکتیں۔

لاہور: میٹرو بس کے ٹریک کے نیچے ستونوں پر پلاسٹک کے گملوں کی تنصیب پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*2738: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سابق دور حکومت (مالی سال 2013 تا 2018 میں میٹرو بس کے ٹریک کے نیچے ستونوں پر پلاسٹک کے گملوں کی مد میں کتنے پیسے خرچ کئے گئے، تفصیل سال وار فراہم فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

سابق دورِ حکومت میں میٹرو بس ٹریک کے نیچے پلاسٹک کے گملوں کی مد میں مالی سال 2017-18 میں 113.80 ملین روپے خرچ کئے گئے۔

فیصل آباد: چک نمبر 388 گ ب تحصیل سمندری کا زیر زمین پانی نا قابل استعمال ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*2739: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 388 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کا زیر زمین پانی کھارا اور نا قابل استعمال ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس چک کے لوگوں کی طرف سے دی گئی درخواست پر ایکشن لیتے ہوئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی ایک ٹیم نے چک ہذا کا وزٹ کیا اور انہوں نے اپنے متعلقہ افسران کو رپورٹ دی تھی کہ اس جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی ضرورت ہے؟

(ج) کیا حکومت / محکمہ متعلقہ گاؤں ہذا میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست ہے کہ پورے گاؤں کا زیر زمین پانی کڑوا ہے اور پینے کے قابل نہ ہے۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے گاؤں میں ٹیم بھیجی اور واٹر سیمپل پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی لیبارٹری سے چیک کروائے جس کے مطابق زیر زمین پانی کڑوا ہے اور پینے کے قابل نہ ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے سکیم کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر فلٹریشن پلانٹ لگایا جائے گا۔

جی ڈی اے اور پی ایچ اے گوجرانوالہ کے
بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران کی تعداد و اختیارات سے متعلقہ تفصیلات

***2797: محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی گوجرانوالہ کا بورڈ آف ڈائریکٹرز کتنے ممبران پر مشتمل ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں کیا ان اداروں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز مکمل ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا بورڈ آف ڈائریکٹرز اور چیئرمین کون کون ہیں ان کے اختیارات کیا کیا ہیں؟

(ج) کیا BODکے بغیر چیئرمین اکیلا ٹھیکہ دے سکتا ہے تو کتنی مالیت تک کا ٹھیکہ دے سکتا ہے؟

(د) یکم جنوری 2019 سے آج تک گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین نے کتنے ٹھیکے BOD کے بغیر دیئے گئے ہیں ان ٹھیکوں کے نام اور ان کی مالیت بتائیں؟

(ہ) کتنے اور کون کون سے ٹھیکے 20 کروڑ روپے مالیت سے زائد کے ہیں کیا 20 کروڑ روپے زائد کے ٹھیکے اکیلا چیئرمین دے سکتا ہے؟

(و) کیا تمام ٹھیکے پیپرا کے مطابق دیئے گئے ہیں اور ان تمام میں transperancy پائی جاتی ہے کیا ان ٹھیکہ جات اور منصوبہ جات سے متعلق اس ضلع کے ممبران اسمبلی سے رائے لی گئی تھی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) **گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ:** گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ کی گورننگ باڈی درج ذیل ممبران پر مشتمل ہے۔

1۔	جناب علی اشرف مغل	چیئرمین گورننگ باڈی
2۔	سیکرٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ یا بذریعہ نمائندہ	(ممبر)
3۔	چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ یا بذریعہ نمائندہ	(ممبر)
4۔	سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ یا بذریعہ نمائندہ	(ممبر)
5۔	سیکرٹری ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ یا بذریعہ نمائندہ	(ممبر)
6۔	کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن گوجرانوالہ	(ممبر)
7۔	ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ	(ممبر)
8۔	ڈائریکٹر جنرل جی ڈی اے گوجرانوالہ	(ممبر)
9۔	ایڈمنسٹریٹر میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ	(ممبر)
10۔	مینجنگ ڈائریکٹر (واسا) گوجرانوالہ	(ممبر)
11۔	جناب محمد انور چٹھہ	(ممبر)
12۔	جناب ذیشان عالم ایڈووکیٹ، جناب محمد عاصم انیس	(ممبر)
13۔	جناب آفاق اے کھوکھر	(ممبر)
14۔	شیخ اعجاز احمد ہاشمی	(ممبر)
15۔	جناب خرم شہباز، پی ایچ اے گوجرانوالہ	(ممبر)

پی ایچ اے ایکٹ 2012 کے سیکشن 6 کے مطابق بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران کی تعداد 15 ہے۔ پی ایچ اے گوجرانوالہ کے حالیہ بورڈ ممبران کی تعداد 13 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	ایس اے حمید	چیئرمین
2۔	علی شبیر مہر	وائس چیئرمین
3۔	کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن	(ممبر)
4۔	سیکرٹری، فنانس ڈیپارٹمنٹ	(ممبر)
5۔	سیکرٹری، لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈیپارٹمنٹ	(ممبر)
6۔	سیکرٹری، ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ	(ممبر)

7- ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ (ممبر)
8- ڈائریکٹر جنرل گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ممبر)
9- ڈاکٹر محسن عباس، انوائرمنٹلسٹ (ممبر)
10- سحر ش، انوائرمنٹلسٹ (ممبر)
11- وقاص احمد، ہارٹیکلچر ایکسپرٹ (ممبر)
12- عاصم انیس، نمائندہ، چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری گوجرانوالہ (ممبر)
13- ڈائریکٹر جنرل پی ایچ اے گوجرانوالہ (ممبر)

سیکرٹری محمد طارق تارڑ، ایم پی اے، پی پی-66

محترمہ شاہین رضا، ایم پی اے، ڈبلیو-316

(ب) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ:

جی ڈی اے کا بورڈ آف ڈائریکٹرز پنجاب ڈویلپمنٹ آف سٹیز ایکٹ مجریہ 1976 کے مطابق عملدرآمد کرتا ہے۔

(ج) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ:

BOD، کے بغیر اکیلا چیئر مین کسی بھی مالیت کا کوئی ٹھیکہ نہیں دے سکتا۔

پی ایچ اے گوجرانوالہ:

چیئر پرسن بورڈ آف ڈائریکٹرز پی ایچ اے گوجرانوالہ کسی قسم کا بھی محکمانہ ٹھیکہ جاری کرنے کا مجاز نہ ہے۔

(د) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ:

یکم جنوری 2019 سے آج تک چیئر مین گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ نے کسی بھی مالیت کا کوئی ٹھیکہ نہ دیا ہے۔

(ہ) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ:

بیس کروڑ سے زائد مالیت کا کوئی بھی ٹھیکہ جنوری 2019 سے اب تک نہیں دیا گیا نہ ہی اس مالیت کا ٹھیکہ اکیلا چیئر مین دے سکتا ہے۔

(و) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ:

جنوری 2019 سے اب تک کوئی نیا ٹھیکہ نہیں دیا گیا ہے تاہم اس سے پہلے کی تمام جاری سکیمیں پیپرا رولز کو مد نظر رکھ کے کوالیفائیڈ فرمز کو الاٹ کی گئی ہیں اور open compitition کے ذریعے شفافیت کو یقینی بنایا گیا ہے۔ علاقہ کے تمام سٹیک ہولڈرز کی ضروریات اور حکومت پنجاب کے منظور شدہ قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام سکیمیں

متعلقہ کمیٹیوں کی کڑی نگرانی میں منظور کی جاتی ہیں۔اس ضمن میں ضلعی سطح پر متعدد میٹنگز منعقد کی جاتی ہیں جس میں متعلقہ سٹیک ہولڈرز اپنی رائے سے آگاہ کرتے ہیں۔

لاہور میں چالو اور بند واٹر فلٹریشن

کی تعداد اور حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***2806: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں لگائے گئے ہیں؟

(ب) کیالگائے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹ آپریشنل ہیں؟

(ج) لگائے گئے واٹر فلٹریشن کی صفائی ستھرائی کا کیا انتظام ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) جو واٹر فلٹریشن پلانٹ خراب اور چالو حالت میں نہیں ہیں وہ کب تک آپریشنل ہو جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) محکمہ واسا کی زیر نگرانی 573 واٹر فلٹریشن پلانٹ مختلف جگہوں پر عوام کو صاف پانی فراہم کر رہے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، ہاں! واسا کی زیر نگرانی تمام واٹر فلٹریشن پلانٹ آپریشنل ہیں۔

(ج) واٹر فلٹریشن پلانٹ کی صفائی ستھرائی کے لئے سپروائزری سٹاف موجود ہے اور باقاعدگی سے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی صفائی کی جاتی ہے۔

(د) واسا کے تمام واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں اور اگر کوئی خراب ہوتا ہے تو فوراً درست کر دیا جاتا ہے۔

لاہور:اورنج ٹرین منصوبہ پر کام کرتے وقت
جین مندر روڈ اور ملحقہ عمارات کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2818: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جین مندر روڈ لاہور پر واقع پی آئی اے پلنٹوریم کی بلڈنگ کے سامنے اورنج ٹرین پر کام کرتے وقت سڑک کی کھدائی کی گئی تھی جس کی وجہ سے مذکورہ روڈ کے ساتھ مذکورہ بلڈنگ کے احاطہ اور گراؤنڈ میں بڑے بڑے کھڈے پڑ گئے تھے جن کو آج تک پُر نہ کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کھڈوں کی وجہ سے گزرنے والی ٹریفک اور لوگوں کو انتہائی پریشانی کا سامنا ہے اور اسی وجہ سے وہاں پر ٹریفک جام رہتی ہے؟

(ج) سال 20-2019 کے بجٹ میں جین مندر روڈ کی تعمیر و مرمت اور کھڈے وغیرہ پُر کرنے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت جین مندر روڈ کی کھدائی کی گئی سڑک اور گراؤنڈ کی تعمیر و مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی آئی اے پلنٹوریم کے گراؤنڈ اور سڑک کے تمام کھڈے بھر دیئے گئے ہیں اور ان کی صفائی بھی کی جا چکی ہے۔

(ب) چونکہ تمام کھڈے پُر کئے جا چکے ہیں لہذا اس حوالے سے ٹریفک کے بہاؤ میں کوئی رکاوٹ نہ ہے۔

(ج) جین مندر چوک کی تعمیر و مرمت اورنج لائن کے فنڈ سے مکمل کی جائے گی۔

(د) جی، ہاں! حکومت جین مندر چوک کی سڑک کی تعمیر و مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ واسا کی بارشی ڈرین کا کام مکمل ہونے کے بعد سڑک تعمیر کی جائے گی۔ پنجاب یونیورسٹی گراؤنڈ کی بحالی کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

راولپنڈی رنگ روڈ کی تعمیر و توسیع سے متعلقہ تفصیلات

*2832: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی رنگ روڈ کی تعمیر اور توسیع کے لئے مالی سال 20-2019 میں 6۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں؟

(ب) یہ منصوبہ کب شروع ہو گا اور کتنی دیر میں مکمل ہو گا؟

(ج) کیا حکومت اس کے علاوہ صوبہ میں مزید کسی رنگ روڈ کی توسیع کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی، ہاں! راولپنڈی رنگ روڈ کی زمین کی خریداری کے لئے اس مالی سال 20-2019 میں 2۔ ارب مختص کئے ہیں جبکہ 2۔ارب روپے اگلے سال میں مختص کئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس منصوبے کے کنسلٹنٹ کے لئے 80.975 ملین کی رقم مختص کی ہے۔

(ب) اس منصوبے کی ڈیزائننگ کے لئے کنسلٹنٹ رکھ لیا گیا ہے جبکہ اس منصوبے پر کام کا آغاز اگست 2020 میں شروع ہو گا اور یہ تین سال کی مدت میں مکمل ہو گا۔

(ج) جز ہذا کا تعلق راولپنڈی ترقیاتی ادارے سے نہیں ہے۔

خانیوال شہر میں سیوریج منصوبہ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2975: **جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) خانیوال شہر کا plinth لیول کب نکالا گیا تھا؟

(ب) کیا اس شہر میں plinth لیول کے مطابق سیوریج کام کر رہا ہے یا ڈالا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور میں اس شہر کی تمام آبادیوں میں سیوریج ڈالنے کے لئے منصوبہ بنایا گیا تھا؟

(د) یہ منصوبہ کب بنایا گیا تھا اس منصوبہ کے تحت کتنی رقم کس کس سال اس شہر میں سیوریج ڈالنے کے لئے فراہم کی گئی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس شہر کی 80 فیصد سے زیادہ آبادی میں سیوریج سسٹم ابھی تک نہ ہے؟

(و) اس بابت حکومت کیا خصوصی اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) خانیوال شہر کے plinth لیول کا تعلق محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سے نہ ہے۔

(ب) خانیوال شہر کا سیوریج سسٹم اس کے Hydraulic Statement/Design کے مطابق ڈالا گیا ہے۔ جو کہ شہر کی قدرتی ڈھلان اور اس وقت کے موجودہ نکاسی آب اور ultimate ڈسپوزل پوائنٹ کو مدنظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ سابقہ دور حکومت میں تقریباً 40 فیصد حصہ میں سیوریج ڈالنے کے لئے دو عدد سیوریج سکیمیں منظور کی گئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں

1) Urban Water Supply & Sewerage Scheme Khanewal City Tehsil & District Khanewal.
2) Provision/Laying of Sewer Lines in Missing Areas of Khanewal City including new and old Azafi Abadies, Khanewal.

(د) خانیوال شہر میں سابقہ دور حکومت میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ خانیوال کے تحت دو سکیموں کی منظوری دی گئی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ خانیوال شہر کی 60 سے 65 فیصد آبادی میں سیوریج کی سہولت موجود ہے۔

(و) خانیوال شہر میں بقیہ آبادی میں سیوریج ڈالنے کے لئے تین عدد نئی ADP Schemes تجویز کی گئی ہیں۔

	Name of Scheme	:	Estimated Cost
1.	Sewerage Drainage PCC and Tuff Tiles for leftover area Khanewal City. Phase – I		250.00 Million
2.	Urban Sewerage Drainage PCC and Tuff Tiles for Zahoor Abad Khanewal. Phase – I		180.00 Million
3.	Urban Sewerage Drainage Tuff Tiles for Purana Khanewal .Phase – I		100.00 Million

ضلع شیخوپورہ کے شہروں اور قصبہ جات میں پینے کے پانی میں سیوریج کے پانی کی آمیزش سے متعلقہ تفصیلات

***3009: میاں جلیل احمد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے شہروں اور قصبہ جات کے اندر سیوریج کے پائپ کا پانی پینے کے پانی کے پائپوں میں مل گیا ہے جس سے گندہ پانی شہریوں کو پینے کے لئے فراہم ہو رہا ہے جس سے انسانی صحت کے لئے خطرات لاحق ہوگئے ہیں خاص کر حلقہ پی پی-139 میں یہ صورتحال پائی جاتی ہے؟

(ب) حکومت اس کے تدارک کے لئے ضلع شیخوپورہ کے شہروں اور قصبہ جات میں سیوریج اور پینے کے پانی کے نئے پائپ ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے شہروں اور قصبہ جات میں سیوریج کے پائپ کا گندہ پانی پینے کے صاف پانی کے پائپوں میں مل گیا ہے۔ جہاں تک پی پی-139 میں اس قسم کی صورتحال کا تعلق ہے اس ضمن میں اب تک کوئی ایسی شکایت وصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) پی پی۔139 میں اب تک اس قسم کی کوئی بھی ایسی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ البتہ ضلع شیخوپورہ کے حلقہ پی پی۔139 کے شہروں اور قصبہ جات میں سیوریج / ڈرینج اور پینے کے پانی کے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام جاری ہے۔

1) ڈرینج اور پی سی سی سکیم یونین کونسل کوٹ محمود ضلع شیخوپورہ
2) ڈرینج اور پی سی سی سکیم یونین کونسل سیجووال ضلع شیخوپورہ
3) ڈرینج، پی سی سی اور ٹف ٹائل سکیم یونین کونسل ڈھاکے ضلع شیخوپورہ
4) ڈرینج، پی سی سی اور ٹف ٹائل سکیم یونین کونسل چک نمبر22 ضلع شیخوپورہ
5) اربن ڈرینج / سیوریج سکیم شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

گوجرانوالہ شہر میں سیوریج سسٹم، برساتی نالوں کی صفائی اور نکاسی آب سے متعلقہ تفصیلات

*3013: **محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں برساتی اور سیوریج کے پانی کے نکاس کے لئے کتنے نالے ہیں یہ کہاں سے شروع اور کہاں ختم ہوتے ہیں؟

(ب) ان نالوں کی صفائی کب کروائی جاتی ہے اور کون کون سی مشینری سے ان کی صفائی کی جاتی ہے؟

(ج) اس شہر میں نالوں کی صفائی اور سیوریج سسٹم کی صفائی کے لئے کتنے ملازمین کس عہدہ، گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(د) یہ ملازمین نالوں اور سیوریج سسٹم کی صفائی کتنی دیر بعد کرتے ہیں کیا برسات کے موسم سے قبل ان نالوں اور سیوریج سسٹم کی صفائی ہوتی ہے؟

(ہ) یونین کونسل وار اس شہر میں کتنے ملازمین واسا گوجرانوالہ میں تعینات ہیں ان کی ڈیوٹی یونین کونسل میں کہاں کہاں ہوتی ہے؟

(و) کیا حکومت اس بابت کوئی پروگرام ترتیب دینا چاہتی ہے کہ ان نالوں اور سیوریج سسٹم کی صفائی برسات کے موسم سے قبل ہو اور یونین کونسل وار واسا کے ملازمین تعینات ہوں اور ان کی جگہ کے پوائنٹ مینشن ہوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسا گوجرانوالہ میں آٹھ نالے موجود ہیں جن کی لمبائی 34 کلومیٹر ہے یہ نالے شہر سے شروع ہوتے ہیں اور گوجرانوالہ مین ڈرین میں جاکر گرتے ہیں۔

(ب) ان نالوں کی صفائی پورا سال ہوتی رہتی ہے۔ صفائی کے لئے Excavator and Clampshall کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(ج) نالوں اور سیوریج سسٹم کی صفائی کے لئے 270 ملازمین موجود ہیں جو کہ گریڈ 1 کے ملازمین ہیں۔

(د) سیوریج سسٹم کی صفائی ایک مسلسل عمل ہے جو کہ پورا سال جاری رہتی ہے لیکن مون سون سے پہلے desilting پلان تیار کیا جاتا ہے اور اس کے مطابق مکمل صفائی کی جاتی ہے۔

(ہ) واسا کی jurisdiction میں 73 یونین کونسلز ہیں جس میں ٹوٹل 270 سیور ملازمین ہیں اور فی یونین کونسل 3/4 ملازم کام کرتے ہیں۔

(و) جی، ہاں! Desilting Plan بنایا جاتا ہے جس میں تمام ملازمین کی ڈیوٹی اور جگہ کا تعین کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔72 یونین کونسل حضور پور
کے چکوک میں پینے کے صاف پانی کی عدم فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3094: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-72 ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنے چکوک، قصبوں اور آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل حضور پور کے تمام چکوک میں پانی پینے کے قابل نہ ہے جس کی وجہ سے ہیپاٹائٹس جیسی موذی امراض میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب مذکورہ یونین کونسل کے تمام چکوک کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) تحصیل بھیرہ اور بھلوال ضلع سرگودھا میں واٹر سپلائی اور سیوریج ڈرینج کے مندرجہ ذیل منصوبہ جات برائے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں زیر تعمیر ہیں۔

تحصیل بھیرہ پی پی-72

	کل آبادی	بجٹ 19-2018	بجٹ 20-2019
01 عدد واٹر سپلائی سکیم بھیر	37776	5.427 ملین	11.035 ملین

تین عدد سیوریج ڈرینج سکیم

سیوریج ڈرینج سکیم میانی	19696	3.750 ملین	10.000 ملین
سیوریج ڈرینج سکیم گھگھیاٹ	3203	0.857 ملین	2.307 ملین
سیوریج ڈرینج سکیم مڈھ پرگنہ اسلام پورہ موڑ	15007	1.094 ملین	4.040 ملین

حلقہ پی پی-72 کے 37776 نفوس کو واٹر سپلائی اور 37906 نفوس کو سیوریج ڈرینج کی سہولت 30.06.2020 میں مہیا کر دی جائے گی۔

(ب) یونین کونسل حضور پور دریائے جہلم بائیں کنارے پر واقع ہے۔ جس کی وجہ سے زیر زمین پانی قابل استعمال ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے صوبہ کے تمام دیہات کو فراہمی و نکاسی آب کا ایک مربوط پروگرام بنا رکھا ہے۔ باری آنے پر حلقہ پی پی-72 تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کے تمام چکوک کو فراہمی و نکاسی آب کی سہولت مہیا کر دی جائے گی۔

ڈیرہ غازی خان: عوام الناس کو پینے
کے صاف پانی کی سہولت کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3110: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان کے کتنے افراد کو پینے کا صاف اور میٹھا پانی میسر ہے؟

(ب) مزید بہتری کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر کی تقریباً70فیصد آبادی کو پینے کا صاف میٹھا پانی میسر ہے۔ جبکہ تحصیل ڈیرہ غازی خان کی 50فیصد دیہی آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر ہے۔

(ب) حکومتِ پنجاب مزید بہتری کے لئے اقدامات کر رہی ہے اس وقت دس سکیموں پر کام جا ری ہے۔ اس کے علاوہ ایک جامع سکیم برائے ڈیرہ غازی خان زیر تجویز ہے جس کی منصوبہ بندی جاری ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: ہربنس پورہ منظور کالونی میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

680: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ منظور کالونی گلی نمبر 1، 2، اور 3 نزد تاج باغ ہربنس پورہ میں سیوریج کا سسٹم بالکل نہ ہے سیوریج اور بارش کا پانی گھروں میں داخل ہو رہا ہے اور پیدل گزرنے کی جگہ بھی نہ ہے؟

(ب) یہاں تک کہ اہل محلہ مسجد تک جانے اور ادائیگی نماز سے بھی قاصر ہیں کیونکہ مسجد کے آگے بھی پانی کھڑا ہے؟

(ج) گندہ پانی گھروں میں داخل ہونے کی وجہ سے بیماریاں پھیل رہی ہیں، علاقہ ڈینگی اور مچھروں کی آماجگاہ بن چکا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ بالا علاقے کا سیوریج سسٹم کب تک ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) منظور کالونی گلی نمبر 1، 2 اور 3 نزد تاج باغ ہربنس پورہ میں واسا کا سیوریج سسٹم موجود ہے جو کہ واسا عزیز بھٹی ٹاؤن کی حدود میں آتا ہے۔ یہ سیوریج سسٹم مکمل طور پر فنکشنل اور بہتر حالت میں کام کر رہا ہے۔ البتہ مون سون سیزن میں بارشوں کی وجہ سے سیوریج بندش کی شکایات میں اضافہ ہونے پر محکمہ روزانہ کی بنیاد پر ان شکایات کو حل کرتا ہے اور اس وقت کوئی سیوریج بندش کی شکایات نہیں ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ منظور کالونی نمبر 1، 2 اور 3 میں سیوریج سسٹم موجود اور فنکشنل ہے۔ ان علاقوں میں سیوریج بندش کی شکایات کو دور کرنے کے لئے واسا شیڈول کے مطابق ڈیسلٹنگ عمل مکمل کیا جاتا ہے جس سے سیوریج سسٹم بہتر طریقے سے کام کرتا ہے۔

(ج) منظور کالونی کا سیوریج سسٹم بہتر طریقے سے کام کر رہا ہے البتہ مون سون سیزن میں بارشوں کی وجہ سے سیوریج بندش کی شکایات میں اضافہ ہوا جنہیں محکمہ نے ہنگامی بنیاد پر حل کیا ہے۔ جیسا کہ اب بارشوں کا سیزن گزر چکا ہے تو سیوریج بندش شکایات میں واضح طور پر کمی آئی ہے اور اس وقت روٹین میں جو بھی شکایت موصول ہوتی ہے اس کو فوری طور پر دور کر کے عوام کو ریلیف پہنچایا جا رہا ہے۔

(د) واسا منظور کالونی گلی نمبر1، 2اور3 کا سیوریج سسٹم تبدیل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا البتہ جہاں سیوریج سسٹم پرانا اور ناقص ہو گیا ہے وہاں پر فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار سیوریج تبدیل کیا جائے گا۔

فیصل آباد: محکمہ ہاؤسنگ میں واسا کے ترقیاتی کام، محکمہ میں خالی اسامیاں اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

705: محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ہاؤسنگ ضلع فیصل آباد کا 2017-18 کا کل بجٹ کتنا تھا؟

(ب) ان سالوں کے دوران کون کون سے ترقیاتی کام واسا فیصل آباد نے کروائے، ان کاموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) محکمہ ہذا میں کتنے ملازمین ڈیلی ویجز/ کتنے کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(د) محکمہ ہذا کے ضلع فیصل آباد میں کل کتنے ملازمین ہیں اور کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) کیا موجودہ حکومت ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ملازمین کو مستقل کرنے اور خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ (یوڈی ونگ) فیصل آباد کا 2017 کا کل بجٹ 2,122.418 ملین اور 2018 کا کل بجٹ 3,701.231 ملین تھا۔

واسا فیصل آباد کا 18-2017 کا بجٹ 1058.698 ملین روپے تھا۔

2017 میں پی ایچ اے کا کل بجٹ مع (SNE, Own Source, Govt Funded) -/629.088 ملین تھا اور 2018 میں 477.663 ملین تھا۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) واسا فیصل آباد:

تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد ترقی ادارہ (یوڈی ونگ) فیصل آباد میں 95 ڈیلی ویجز اور 50 کنٹریکٹ ملازمین کام کر رہے ہیں۔

واسا فیصل آباد میں ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 510 ہے جبکہ کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد 329 ہے۔

پی ایچ اے میں 575 ڈیلی ویجز اور 20 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈویژن میں فیصل آباد میں 64 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں اور ڈیلی ویجز پر کوئی ملازم نہ ہے۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ پلاننگ ایجنسی لاہور میں کوئی ملازم ڈیلی ویجز/کنٹریکٹ پر کام نہ کر رہا ہے۔

(د) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ (یوڈی ونگ) فیصل آباد میں کل 679 ملازمین کی اسامیاں ہیں ان میں گریڈ 19/20 کی 8، گریڈ 18 کی 13، گریڈ 17 کی 22، گریڈ 16 کی 21، گریڈ 11 تا 15 کی 104، گریڈ 5 تا 10 کی 53 اور درجہ چہارم کی 103 اور سینئر لیگل ایڈوائزر کی ایک، لیگل ایڈوائزر کی دو اور لیڈی میڈیکل آفیسر کی ایک اسامی خالی ہے۔ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا کے ملازمین کی کل تعداد 2043 ہے۔خالی اسامیوں کی تعداد 752 ہے جن کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی ایچ اے میں 1526 کی Sanctioned Strength میں سے 560 ریگولر ملازم ہیں اور مختلف گریڈز کی 966 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل تتمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ضلع فیصل آباد میں کل 115 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ گریڈ 14 کی آٹھ، گریڈ 13 کی ایک، گریڈ 12 کی دو، گریڈ 11 کی ایک، گریڈ 6 کی ایک اور گریڈ 1 کی تین اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ پلاننگ ایجنسی فیصل آباد میں کل 49 ملازمین ہیں اس میں ایک اسامی ڈرائیور BS-5 کی خالی ہے۔

(ہ) **فیصل آباد ترقیاتی ادارہ:** حکومت پنجاب کے فیصلہ کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

واسا فیصل آباد کنٹریکٹ ملازمین کو حکومت کے وضع کردہ ریگولرائزیشن ایکٹ 2018 کے تحت مطلوبہ شرائط مکمل کرنے پر ریگولر کر دیا جائے گا۔ڈیلی ویجز ملازمین کو ریگولر اس لئے نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اس سلسلے میں کوئی واضع قانون نہ ہے اور نہ ہی ان کی تعیناتی کسی ریگولر budgetary پوسٹ کے عوض کی جاتی ہے بلکہ ان کی اجرت کی ادائیگی وقتی طور پر جاری مختلف پراجیکٹ کی contingency سے کی جاتی ہے۔

پی ایچ اے فیصل آباد نے گورنمنٹ کے بنائے گئے قانون کے مطابق کنٹریکٹ ملازمین جو پالیسی میں fall کرتے تھے ان کو ریگولر کر دیا ہے۔پی ایچ اے فیصل آباد فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے خالی اسامیوں کو پُر کرنے سے قاصر ہے۔فنڈز کی دستیابی پر خالی اسامیوں پر بھرتی کرے گا اور مستقبل میں گورنمنٹ کی وضع کردہ پالیسی کے مطابق ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کر دیا جائے گا۔پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے کنٹریکٹ ملازمین کو حکومت کی طرف سے جاری کردہ پالیسی / احکامات کے تحت ریگولر کیا جائے گا۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ پلاننگ ایجنسی لاہور میں کوئی ملازم ڈیلی ویجزاور کنٹریکٹ پر کام نہ کر رہا ہے۔

لاہور میں غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

780: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں کتنی غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز قائم ہیں یا کی جارہی ہیں؟

(ب) حکومت نے اب تک ان غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

(ج) غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز میں بجلی و گیس کے میٹر کیسے لگ جاتے ہیں؟

(د) غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور کتنے غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز مالکان گرفتار کئے ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) 19۔ستمبر 2013 سے پہلے ایل ڈی اے ضلع لاہور میں اپنے کنٹرولڈ ایریا تک محدود تھا۔19۔ستمبر 2013 کو ایل ڈی اے کا کنٹرولڈ ایریا بڑھنے کے بعد لوکل گورنمنٹ سے ہاؤسنگ کالونیز کا ریکارڈ حاصل کیا گیا تو بڑی تعداد میں غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کی نشاندہی ہوئی۔ ایل ڈی اے نے ان کے خلاف قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔ اس وقت لاہور میں 210 غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز ہیں اور ان میں زیادہ تعداد پرانی کالونیز کی ہے۔

(ب) ہاؤسنگ کالونیز کے غیر قانونی قیام کو کنٹرول کرنے کے لئے ایل ڈی اے ایکٹ 1975 (ترمیم۔2013) اور ایل ڈی اے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز 2014 کے تحت درج ذیل قانونی کارروائی کی گئی ہیں۔

i. ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے سیکشن 13 (5) کے تحت شوکاز نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔

ii. رہائشی سکیموں کے غیر قانونی اور غیر مجاز قیام کے بارے میں عام لوگوں کی آگاہی اور مفاد کے لئے قومی سطح کے نیوز پیپرز میں پبلک نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔

iii. ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے سیکشن 14(A) کے تحت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر (ریونیو) کو پلاٹوں کی خرید و فروخت، تعمیر اور فرد ملکیت کے اجراء پر پابندی لگانے کے لئے خطوط لکھے گئے ہیں۔

iv. ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے سیکشن 14(A) کے تحت لیسکو، واسا، ایس این جی پی ایل سمیت دیگر متعلقہ اداروں / محکموں کو غیر قانونی اور غیر مجاز رہائشی سکیموں میں یوٹیلٹی اور دیگر سروسز فراہم کرنے پر مکمل طور پر پابندی لگانے کے لئے خطوط لکھے گئے ہیں۔

v. ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے سیکشن 35(2) کے تحت متعلقہ ایس ایچ او تھانہ میں غیر قانونی اور غیر مجاز ہاؤسنگ سکیم کے ڈویلپر کے خلاف ایف آئی آر کے اندراج کے لئے خطوط لکھے گئے ہیں۔

ایل ڈی اے کی جانب سے ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کی دفعہ 40 کے تحت سائٹ آفس سیل کئے جاتے ہیں اور انٹری گیٹ، کمپاؤنڈ وال، سڑکوں سمیت غیر قانونی ترقی کو مسمار کیا جاتا ہے۔

(ج) ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے سیکشن 14(اے) کے تحت لیسکو، واسا، ایس این جی پی ایل سمیت دیگر متعلقہ اداروں / محکموں کو غیر قانونی اور غیر مجاز رہائشی سکیموں میں یوٹیلٹی اور دیگر سروسز فراہم کرنے پر مکمل طور پر پابندی لگانے کے لئے خطوط لکھے گئے ہیں۔ مزید معلومات متعلقہ اداروں سے لی جا سکتی ہے۔

(د) ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے سیکشن 35(2) کے تحت متعلقہ ایس ایچ او تھانہ میں غیر قانونی اور غیر مجاز ہاؤسنگ سکیم کے ڈویلپر کے خلاف ایف آئی آر کے اندراج کے لئے خطوط لکھے گئے ہیں، مزید معلومات محکمہ پولیس سے لی جا سکتی ہے۔

راوی سائفن لاہور بی آر بی ڈی نہر پر واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

783: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت نزد راوی سائفن لاہور بی آر بی ڈی نہر پر واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ پلانٹ کب تک تعمیر ہو گا اور اس پر کتنی لاگت آئے گی؟

(ج) اب تک یہ پلانٹ لگانے کے لئے کیا پیشرفت ہوئی ہے اور پلانٹ لگانے سے کس حد تک واٹر ٹریٹمنٹ ہو سکے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی، ہاں!

(ب) اس پلانٹ کی لاگت کا تخمینہ 19951 ملین ہے۔ جس کا PC-I PDWP، CDWP اور ECNEC سے منظور ہو چکا ہے۔ اس سلسلے میں ایشین انفراسٹرکچر انوسٹمنٹ بنک (AIIB) سے مالی معاونت کا معاہدہ دسمبر 2019 میں متوقع ہے جس کے بعد اس منصوبے پر کام شروع کر دیا جائے گا اور تقریباً تین سال کی مدت میں مکمل ہو جائے گا۔

(ج) یہ پلانٹ قومی اور صوبائی پینے کے پانی کے مقررہ معیار کے مطابق واٹر ٹریٹمنٹ کرے گا اور باقاعدہ پینے اور دیگر استعمال کے لئے صارفین کو فراہم کیا جائے گا۔

واسا میں "حاضر سر" کی شروعات سے متعلقہ تفصیلات

812: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا واسا کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے کسٹمر کیئر سروس "حاضر سر" شروع کی گئی ہے؟

(ب) اس سروس کو شروع کرنے کے کیا مقاصد ہیں اور اب تک حاضر سروس کی کیا کارکردگی ہے؟

(ج) اس سروس سے رابطہ کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی، ہاں!

(ب) اس سروس کو شروع کرنے کے مقاصد میں عوام کو پانی و سیوریج سے متعلقہ مسائل کا بروقت اور فوری ازالہ شامل ہے۔ اس سروس کی اب تک کی کارکردگی قابل تعریف ہے اور عوامی آراء کے مطابق واسا صارفین اس سروس سے خوش اور مطمئن ہیں۔

(ج) اس سروس کے حوالے سے واسا کی ہیلپ لائن 1334 اور واٹس ایپ نمبر-0334
1334470 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

813: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی کارکردگی کیا ہے؟

(ج) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے قیام کے کیا مقاصد ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام بروئے نوٹیفکیشن نمبری-S.O(UD10
2014/(41 مورخہ 30-جون 2017 میں عمل میں لایا گیا۔

(ب)

1) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے حال ہی میں باقاعدہ کام کا آغاز کر دیا گیا ہے اس سلسلہ میں ابتدائی اقدامات کئے جا رہے ہیں جن میں سرفہرست اتھارٹی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تشکیل ہے جو کہ آخری مراحل میں ہے۔

2) عدالت عالیہ کے حکم کے مطابق ٹرائیبل ایریا ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے سٹاف کی ایڈجسٹمنٹ اور ان کی ریگولرائزیشن کا کیس بھی زیر کار ہے، جس کے لئے اضافی پوسٹوں اور اضافی فنڈز کی فراہمی کا کیس بھی پنجاب حکومت کو بھجوایا گیا ہے جو کہ زیر کار ہے۔

3) مفاد عامہ کے پندرہ منصوبہ جات تجویز کئے گئے ہیں جن کے لئے فنڈز کی فراہمی کے لئے حکومت پنجاب کو تحریر کیا جا رہا ہے تا کہ ان منصوبہ جات کی تکمیل کی جا سکے

(ج) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے قیام کا مقصد شہر ڈیرہ غازی خان کی منظم اور ترتیب وار منصوبہ بندی بابت حسب ذیل فعال ہیں:

1) جامع ترقیاتی منصوبہ بندی برائے مفاد عامہ
2) فراہمی و نکاسی آب کے منصوبہ جات کی تیاری تکمیل وانتظام
3) مفاد عامہ کے لئے سالانہ ترقیاتی منصوبہ جات کی تیاری
4) بلڈنگ کنٹرول، منصوبہ بندی اور اس کے متعلقہ قواعد ضوابط۔
5) تیاری، عملدرآمد و نفاذ منصوبہ جات برائے تحفظ ماحول، رہائشی شہری علاقہ جات بشمول کچی آبادی ہائے کی بہتری اور ترقی وغیرہ
6) علاقہ کی خوبصورتی اور خوشنمائی کے لئے اقدامات
7) مفاد عامہ کے مختلف امور کی سرانجام دہی کے لئے مختلف ایجنسی ہائے کا قیام
8) جملہ افعال بمطابق قاعدہ پنجاب ڈویلپمنٹ آف سٹی ایکٹ 1976

ڈیرہ غازی خان: گزشتہ گیارہ سال میں سیوریج سسٹم کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

844: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان میں گزشتہ گیارہ سال میں سیوریج کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے اور ان میں سے کتنے استعمال ہوئے؟

(ب) فنڈز کن مدات میں استعمال ہوئے تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) گزشتہ گیارہ سال میں ڈیرہ غازی خان شہر کے لئے مالی سال 09-2008 میں سیوریج سکیم منظور ہوئی اس پر 14-2013 تک 694.340 ملین روپے مختص کئے گئے جن میں سے 694.327 ملین روپے میں سکیم مکمل کرلی گئی۔

اس طرح مالی سال 15-2014 میں صدیق آباد ڈیرہ غازی خان کی آبادی کے لئے سیوریج سکیم منظور کی گئی۔ جس پر 17-2016 تک 59.694 ملین روپے مختص کئے گئے جس میں سے 59.686 ملین روپے میں سکیم مکمل کر لی گئی۔

(ب) تمام مختص شدہ فنڈز درج بالا منظور شدہ سکیموں پر استعمال ہوئے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ ہم نے گزارش کی تھی کہ چوہدری افتخار حسین چھچھر کے سوال کو ان کے آنے تک pending کر لیا جائے۔ اب وہ تشریف لے آئے ہیں لہٰذا ان کے سوال کو take up کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: رانا محمد اقبال خان! میں نے چوہدری افتخار حسین چھچھر کے سوال کو pending کر دیا ہے۔ یہ سوال محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے اگلے وقفہ سوالات میں آ جائے گا۔ اب وقفہ سوالات کا time ختم ہو گیا ہے اس لئے اس سوال کو take up نہیں کیا جا سکتا۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: اب وزیر قانون سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قرارداد نمبر 33 اور تحریک التوائے کار نمبر 769 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد مورخہ 29۔ فروری 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قرارداد نمبر33 اور تحریک التوائے کار نمبر769 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 29۔فروری2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قرارداد نمبر33 اور تحریک التوائے کار نمبر769 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 29۔فروری2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم تو توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر375 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔جی، محترمہ !اسے پیش کریں۔

پتوکی: مرزا اشفاق بیگ نامی شخص کا ڈاکوؤں کے ہاتھوں قتل و دیگر تفصیلات

375: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 30۔نومبر2019 کی خبر کے مطابق پرانی منڈی پتوکی ملتان روڈ پر موٹر سائیکل شو روم میں ڈکیتی کے دوران مزاحمت کرنے پر ڈاکوؤں نے مرزا اشفاق بیگ کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کیا گیا ہے تو کس تھانہ میں اور اب تک ملزمان کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ
وقفہ برائے نماز مغرب اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)
(وقفہ کے بعد جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ وقوع پذیر ہوا ہے۔ اس کا مقدمہ نمبر728/19 مورخہ 28-11-2019 بجرم 302/392ت پ تھانہ سٹی پتوکی درج رجسٹرڈ ہوا۔

جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کو ایف آئی آر کی کاپی چاہئے تو میں فراہم کر دوں گا۔ جہاں تک تفتیش میں پیشرفت کا تعلق ہے تو اِس وقت تک اس مقدمے میں تقریباً چھ لوگوں کو شامل تفتیش کیا گیا ہے اور موقع سے ایک عدد خول گولی پسٹل تیس بور مع گولی پسٹل تیس بور بذریعہ کرائم سینrecover بھی کیا گیا ہے اور اس کو پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی میں رپورٹ کے لئے بھیجا گیا ہے۔

جناب سپیکر! مزید برآں اس مقدمے میں ایک تفتیشی ٹیم تشکیل دی گئی ہے جس کی سربراہی ایس پی قصور کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ملزمان کوtrace کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، ملزمان کو جلدtrace کر لیا جائے گا اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر391 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ملتان:16 سالہ لڑکی کا زیادتی کے بعد قتل

391: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی وی چینل "92"نیوز مورخہ 10۔دسمبر2019 کی خبر کے مطابق16 سالہ زرینہ کو ملتان میں انسانی درندوں نےrape کر کے پھینک دیا۔ وہ بچی دم توڑ گئی اور لاش ملنے پر پولیس نے مقدمہ بھی درج نہ کیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس ظلم اور گھناؤنے جرم کے مرتکب ملزمان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور ان کو گرفتار کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! یہ خبر درست نہ ہے۔ اصل حقائق یہ ہیں کہ ملزم محمد جمال نے مورخہ 18-جون2019 کو زرینہ بی بی سے زیادتی کرنے کی کوشش کی۔ مقامی پولیس نے زرینہ بی بی کے بھائی محمد اقبال کی درخواست پر ملزم محمد جمال کے خلاف مقدمہ نمبر 19/391 مورخہ 2019-06-19 بجرم 511/376 تھانہ بستی ملوک درج کیا۔ ملزم محمد جمال کو گرفتار کیا گیا، گنہگار پا کر چالان کیا گیا اور وہ اب بھی زیر حراست ہے۔ جہاں تک اس بچی کے فوت ہونے کا تعلق ہے تو یہ تقریباً چھ ماہ کے بعد فوت ہوئی۔

جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ rape نہیں ہوا تھا اور دوسری بات یہ کہ اس بچی کی وفات چھ ماہ کے بعد ہسپتال میں ہوئی ہے کیونکہ بچی نے bleaching powder پی لیا تھا۔ بچی باقاعدہ ہسپتال میں admit رہی ہے اور اس کی رپورٹ میرے پاس موجود ہے جس میں ہسپتال نے اس کی موت کو قتل نہیں بلکہ طبعی موت قرار دیا تھا۔

جناب چیئرمین: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: جی، اب وزیر قانون reports lay کرنا چاہتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور اور ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی مئی 2003 سے جون 2008 کے عرصہ تک کی سپیشل آڈٹ رپورٹ کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on the Accounts of Parks & Horticulture Authority, Lahore for the Period from May 2003 to June 2008 Housing, Urban Development & Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2016-17.

(رپورٹ پیش ہوئی)

MR CHAIRMAN: The Report has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.II, for examination and report within one year. Minister for law!

ایم، اے جوہر ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم، ایل ڈی اے، لاہور اور ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on M.A. Johar Town Housing Scheme, LDA, Lahore Housing, Urban Development & Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2016-17.

(رپورٹ پیش ہوئی)

MR CHAIRMAN: The Report has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.II, for examination and report within one year.

پوائنٹ آف آرڈر

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

کرسمس پیکج کی بحالی کا مطالبہ

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! میں ہاؤس کے سامنے ایک بات رکھنا چاہ رہا ہوں اور یہاں پر ہمارے بڑے بھائی وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا بھی بیٹھے ہیں۔ تقریباً دس سال سے گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے ہمارے معذور، بیمار، بیواؤں اور یتیموں کے لئے کرسمس package دیا جاتا تھا لیکن اب گورنمنٹ نے یہ package ختم کر کے کسی اور جگہ پر ٹرانسفر کر دیا ہے۔ ہمارے معذور، بیمار، بیواؤں یا یتیموں کے لئے پانچ ہزار روپے کا package کوئی بڑا package نہیں ہے لیکن ضرورت کے وقت ان کے لئے یہ بڑا package کام آ جاتا ہے اور کرسمس اچھے طریقے سے خوشی سے منا لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں حکومتِ وقت سے التجا کرتا ہوں اور وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اس package کو بحال کیا جائے تاکہ غریب، مسکین، یتیم اور بیوائیں اس package کے ذریعے کرسمس اچھے طریقے سے گزار سکیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے جس بات کی نشاندہی کی ہے تو یہ درست ہے کہ اس میں تھوڑی غلط فہمی پائی جا رہی تھی کہ یہ package ختم کر دیا گیا ہے لیکن میں آپ کے توسط سے معزز ممبر تک یہ بات پہنچانا چاہتا

ہوں کہ چیف منسٹر پنجاب نے اس packageکو revive کر دیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پیسے دیئے جائیں گے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر332/19 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کوpending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر805 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔جی،اسے پیش کریں۔

ننکانہ صاحب میں زگ زیگ ٹیکنالوجی کے بغیر بھٹے چلنے کا انکشاف

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا"کی اشاعت مورخہ 2۔دسمبر2019 کی خبر کے مطابق پنجاب حکومت کی طرف سے سموگ اور فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے زگ زیگ ٹیکنالوجی کے بغیر چلنے والے تمام بھٹہ جات پر ایک ماہ کے لئے پابندی عائد ہے مگر ننکانہ صاحب میں پابندی کے باوجود زگ زیگ ٹیکنالوجی کے بغیر اینٹوں کے بھٹے چل رہے ہیں جو کہ انتظامیہ کی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے۔ سروے میں پتا چلا کہ ننکانہ صاحب کے گردونواح میں متعدد ایسے بھٹے موجود ہیں جو زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل نہیں ہوئے مگر وہاں اینٹیں تیار ہو رہی ہیں۔ علاوہ ازیں ضلع بھر میں تمام بھٹہ خشت مالکان اینٹیں سرکاری ریٹ پر فروخت نہیں کر رہے۔ حکومت کی طرف سے اینٹوں کا سرکاری ریٹ 6ہزار 600روپے فی ہزار اینٹ مقرر ہے جبکہ صوبہ بھر میں فی ہزار اینٹ 9ہزار سے لے کر 11ہزار روپے میں فروخت ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے صوبہ بھر کی عوام میں شدید پریشانی پائی جاتی ہے اور ان کا مطالبہ ہے کہ زگ زیگ ٹیکنالوجی کے بغیر چلنے والے بھٹوں اور سرکاری ریٹ سے زائد قیمت پر اینٹیں فروخت کرنے والے بھٹہ مالکان کے خلاف کارروائی کی

جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!۔۔۔موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/814 محترمہ سیمابیہ طاہر کی ہے۔جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام
کے اعلیٰ افسران کے استعفٰی کے بعد ایڈز کیسز کی تعداد میں اضافہ

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" کی اشاعت مورخہ 29۔نومبر 2019 کی خبر کے مطابق The Punjab AIDS Control Programme چار اعلیٰ افسران کے استعفٰی کی وجہ سے بند ہونے کی نہج پر آ کھڑا ہوا ہے۔ جنوری 2019 سے ستمبر 2019 تک صوبہ کے 20 اضلاع میں AIDS Cases کی تعداد 129 تھی جو کہ اب ایک دم بڑھ کر 448 تک جا پہنچی ہے جس کی ایک اہم وجہ ان افسران کی اپنے پروگرام ڈائریکٹر کے ساتھ اختلاف رائے کی بناء پر دیئے جانے والے استعفٰی تھے۔ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی طرف سے تیار کردہ رپورٹ صحت سے متعلقہ دونوں اداروں کے سیکرٹریوں کو بھجوائی گئی جس کے باوجود کسی قسم کے اقدامات نہیں کئے گئے۔ اگر ان مسائل پر اب بھی سنجیدگی سے غور نہ کیا گیا تو باقی افسران کے ممکنہ استعفوں کی وجہ سے اس پروگرام کے عملدرآمد میں مزید خلل پیدا ہو سکتا ہے جیسا کہ حال ہی میں دیکھے گئے test kits کی expiry اور نئے آنے والے قیدیوں کی screening میں رکاوٹ ہے۔ اس ساری صورتحال سے پیدا ہونے والا بحران باعث تشویش ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!۔۔۔موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1/19 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے جس کا جواب وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری جواب دیں گے۔

غیر معیاری گھی اور کوکنگ آئل کی سرعام فروخت

(۔۔۔جاری)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! محرک نے مندرج تحریک التوائے کار میں مضر صحت، غیر معیاری بناسپتی گھی اور کوکنگ آئل سے متعلق بات کی ہے تو پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی۔ بعد ازاں مورخہ 18۔جولائی 2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں ہے تا کہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیائے خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ حال ہی میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے 179 مختلف گھی اور کوکنگ آئل بنانے والی کمپنیوں کے نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے 118 نمونہ جات پاس قرار پائے جبکہ 61 کمپنیوں کے لئے گئے نمونہ جات فیل قرار پائے۔ ایسی کمپنیاں جن کے نمونہ جات کوالٹی کے معیار پر پورا نہ اترے انہیں بھاری جرمانے عائد کئے گئے جبکہ وہ کمپنیاں جن کے نمونہ جات فوڈ سیفٹی پیرامیٹرز کے مطابق نہ تھے ان کو فوری طور پر پروڈکشن روکنے کے احکامات جاری کئے گئے۔ مزید برآں ایسی کمپنیاں جو پنجاب سے باہر پنجاب کے دیگر صوبوں میں پروڈکشن کر رہی ہیں ان کے نمونہ جات فیل ہونے پر ان کے پنجاب میں منتخب شدہ ڈسٹری بیوٹرز کو EPOs جاری کئے ہیں۔

جناب چیئرمین! پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 72/19 چودھری اشرف علی کی ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے جس کا جواب وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری نے دینا ہے۔

گوجرانوالہ میں ہوٹلوں پر حرام پرندوں کے گوشت کی خرید و فروخت

(۔۔۔جاری)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! محرک نے مندرج تحریک التوائے کار میں حرام پرندوں کے گوشت کی خرید و فروخت اور پکوانوں میں مصالحہ جات کی بجائے جنسی قوت کی ادویات کے استعمال سے متعلق بحث کی ہے۔

جناب چیئرمین! پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی۔ بعد ازاں مورخہ 18۔جولائی 2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں ہے تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیائے خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ ناقص و غیر معیاری خوراک فروخت کرنے والوں کے خلاف ہمیشہ سے سخت کارروائی کرتی ہے۔ اس بارے میں ہر وقت چوکس اور ہوشیار رہتی ہے۔ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے متعلق شکایات پر فوری طور پر متحرک ہو جاتی ہے اور قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتی ہے تاکہ عوام تک صحت مند اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ نے سال 2018 سے اب تک گوجرانوالہ میں ناقص خوراک بیچنے والے ہوٹلوں اور Restaurants کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 3488 ہوٹلوں اور Restaurants کا معائنہ کیا جس میں سے 2917 کو اصلاحی notices جاری کئے گئے۔ ناقص و غیر معیاری خوراک گوشت کی فروخت و کھلے، غیر معیاری مصالحہ جات کے استعمال پر 49 ہوٹل اور Restaurants کو seal کیا گیا جبکہ 288 ہوٹلوں اور Restaurants کو بھاری جرمانے عائد کئے گئے۔ مزید بر آں اگر کسی شخص کو ناقص گوشت و غیر معیاری اشیائے خورد و نوش کی فروخت اور پکوانوں میں کھلے مصالحہ جات و جنسی قوت والی ادویات کے استعمال کا پتا چلے تو وہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے ٹال فری نمبر 0800-02345 پر رابطہ کرے تاکہ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف قانون کے مطابق فوری اور سخت کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/90 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے جس کا جواب وزیر خوراک نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

گندے پلاسٹک سے تیار شدہ بوتلوں کے استعمال سے خطرناک بیماریوں کا پھیلنا

(۔۔۔جاری)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! محرک نے مندرج تحریک التوائے کار میں استعمال شدہ اور گندے پلاسٹک سے بوتلوں کی تیاری اور ان کے استعمال سے متعلق بحث کی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔ جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی۔ بعد ازاں مورخہ 18۔ جولائی 2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں ہے تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیائے خورد و نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف اپنا گھیرا تنگ کئے ہوئے ہے اور کسی قسم کی کوتاہی نہ برتی جا رہی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے صوبہ کے بڑے شہروں میں استعمال شدہ اور گندے پلاسٹک سے بوتلیں تیار کرنے والے احاطوں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے کل 121 احاطوں کا معائنہ کیا جن میں سے 14 احاطوں کو اصلاحی notices جاری کئے گئے اور 13 احاطوں کو استعمال شدہ گندے پلاسٹک سے بوتلیں تیار کئے جانے کی بناء پر فوری طور پر پروڈکشن روکنے کے احکامات جاری کئے جبکہ 4 احاطوں کو seal کیا گیا۔ مجاز اتھارٹی کی جانب سے Food Business Operators کو ہدایت کی گئی کہ وہ crust اور recycling بوتلوں کے label پر مخصوص الفاظ not for food items تحریر کروائیں۔ بعد ازاں صرف ان Food Business Operators کو کام کرنے کی اجازت دی گئی جنہوں نے مجاز اتھارٹی کی ہدایات کے مطابق عملدرآمد کروانے کی یقین دہانی کروائی تاہم ان ہدایات پر Food Business Operators کی جانب سے تعمیل کی گئی۔

جناب چیئرمین! مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی vigilance wing کے اہلکاران خفیہ ذرائع سے ایسے گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف معلومات اکٹھی کرتے ہیں جن کی بناء پر پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے سپیشل raids کئے جاتے ہیں اور ذمہ داران کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں عام شہریوں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اس قسم کی شکایات درج کروانے یا اطلاع دینے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ویب سائٹ، پنجاب فوڈ اتھارٹی کے موبائل ایپ یا ٹال فری نمبر یعنی 02345-0800 پر فوری رابطہ کریں تاکہ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف قانون کے مطابق سخت اور فوری کارروائی کی جاسکے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 131/19 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ منسٹر صاحب! یہ بھی آپ سے متعلقہ ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آپ نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

الائشوں سے تیار کردہ خوردنی تیل کی فروخت پر پابندی کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! محرک نے تحریک التوائے کار میں الائشوں سے تیار کردہ آئل کو بائیوڈیزل کے نام پر استعمال شدہ تیل دوبارہ فروخت کرنے والے گینگ کے متعلق بحث کی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔ جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی۔ بعد ازاں مورخہ 18۔ جولائی 2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں ہے تاکہ لوگوں کو صاف اور معیاری اشیائے خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

جناب چیئرمین! اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے سال 2017 میں Punjab Food Authority Disposal of Waste Cooking Oil Regulations 2017 ترتیب دی۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے کسی فرد یا گروہ کو ہرگز اجازت نہ ہے کہ وہ جانوروں کی الائشوں اور استعمال شدہ تیل کو کھلے تیل کی صورت میں انسانی استعمال کے لئے فروخت کرے

جبکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی fat rendering یونٹس، ہوٹل، فاسٹ فوڈ اور ریسٹورنٹ کی چیکنگ کے دوران ہدایت کرتی ہے کہ وہ جانوروں کی چربی، جانوروں کی الائشوں اور مرغیوں کے فضلہ جات کی چربی سے نکالا گیا تیل اور استعمال شدہ سڑا تیل صرف اور صرف پنجاب فوڈ اتھارٹی کے لائسنس یافتہ بائیوڈیزل کمپنیز کو فروخت کریں۔

جناب چیئرمین! اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیموں نے اپنی نگرانی میں ایک لاکھ 58 ہزار 447 لیٹر تیل بائیوڈیزل کمپنیوں کو فروخت کیا تاہم اس قسم کی شکایات موصول ہونے پر پنجاب فوڈ اتھارٹی فوری کارروائی عمل میں لاتی ہے اور ایسے افراد کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی قانون کے مطابق سخت سے سخت کارروائی کرتی ہے۔ مزید برآں ڈائریکٹر جنرل پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے سیکرٹری لائیوسٹاک کے لئے مورخہ 2018-12-19 کو ایک نوٹ بھی لکھا گیا جس میں animal fat, waste oil اور استعمال شدہ کوکنگ آئل کے غلط استعمال کو کم کرنے اور روکنے کے لئے مندرجہ ذیل نکات پیش کئے گئے۔

1) PAMCO کی طرف سے چلائے جانے والے سلاٹر ہاؤسز اور سیل پوائنٹس پر پابندی عائد کر دی جائے کہ وہ ایسے وینڈرز کو جانوروں کی چربی اور باقیات فروخت نہ کریں جو Punjab Food Authority Disposal of Waste Cooking Oil Regulations 2017 سے لائسنس یافتہ نہیں ہیں۔

2) اگر نیلامی یا فروخت ممکن نہ ہو تو جانوروں کی چربی، waste کو مناسب طریقے سے رفع کیا جائے۔ پورے پنجاب میں پبلک سلاٹر ہاؤسز، animal, fat اور گوشت کے غلط استعمال کی روک تھام کے لئے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کے ساتھ ایک مشترکہ میٹنگ منعقد کی جائے اور ایک اصول وضع کیا جائے۔

3) سال 2018 سے سال 2019 میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے صوبہ بھر میں Punjab Food Authority Disposal of Waste Cooking Oil Regulations 2017 کے تحت کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 432 احاطوں fat rendering units کا معائنہ کیا جس میں احاطوں کو اصلاحی نوٹسز جاری کئے گئے۔

MR CHAIRMAN: Order please, Order in the House.

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! حرام جانوروں کی چربی، مرغیوں کی انتڑیوں اور مرغیوں کے فضلہ جات کی چربی سے کھانے والے غیر معیاری تیل تیار کرنے والے 86احاطوں(fat rendering units)کو سیل کیا گیا۔9احاطوں(fat rendering units) پر بھاری جرمانے عائد کئے گئے۔ اس غیر قانونی کاروبار میں ملوث12افراد کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قانون کے مطابق ایف آئی آرز درج کروائی گئیں جبکہ حرام جانوروں کی چربی، مرغیوں کی انتڑیوں وغیرہ کے فضلہ جات کی چربی سے نکالا گیا تیار کردہ کھانے کا غیر معیاری 4365لیٹر آئل اور4452کلو چربی کو تلف کیا گیا۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کا تساہل کا کوئی مظاہرہ نہ کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر343/19 ہے---

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے اس تحریک کے متعلق کافی تفصیل سے بات کی ہے۔ میں اتنی دیر سے دیکھ رہا تھا کہ یہاں پورے ماحول میں ایک غیر سنجیدگی کا عنصر طاری تھا۔ یہ اتنا اہم معاملہ ہے کہ وزیر موصوف خود فرما رہے ہیں کہ جانوروں کی کھالوں، الائشوں اور ان کے فضلہ جات کی چربی سے تیل تیار کیا جا رہا ہے۔ ہمارے صوبے کے اندر اتنی زیادہ بدنظمی پیدا ہو گئی ہے کہ یہ آئل ان ریڑھیوں پر فروخت کیا جاتا ہے جہاں آلو کی چپس، پکوڑے اور سستی چیزیں ہمارے سکولوں کے بچے لے کر کھا رہے ہیں اور وہ کینسر کا شکار ہو رہے ہیں۔ اتنے اہم معاملہ کو یہاں پڑھا گیا، اس پر چند الفاظ استعمال کئے گئے اور اس کے بعد تحریک التوائے کار dispose ofہو گئی ہے۔ کیا یہ اتنا غیر سنجیدہ معاملہ ہے کہ اس کو ایک آدمی نے پڑھا اور چند آدمیوں نے سن لیا اور پھر ہم ہاؤس سے باہر چلے گئے اور تحریک التوائے کار dispose of ہو گئی؟ This is very heinous crime, this is very serious matter. یہ ہمارے بچوں کی صحت کا معاملہ

ہے کہ وہ بچے صرف سستی چیزیں لینے کے لئے ان آئل سے بنی ہوئی غذاؤں کو استعمال کر رہے ہیں اور مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ کیا اس کے تدارک کے لئے بھی کچھ کیا جا رہا ہے؟

جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ جو آدمی پکڑا جاتا ہے اس پر زیادہ سے زیادہ کتنی سزا رکھی ہوئی ہے؟ اس طرح کے آدمیوں کو تو پھانسی کی سزا ہونی چاہئے۔ مجھے نہیں پتا کہ اس جرم کے اندر سزا کتنی ہے۔ براہ مہربانی اس matter کو زیادہ سنجیدگی سے لیا جائے اور اس پر مزید بحث کا موقع دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین سردار محمد اویس دریشک کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! میرے قابل احترام پارلیمنٹیرین بالکل درست فرما رہے ہیں کہ یہ بڑا ہی اہم معاملہ ہے جس پر پورے ہاؤس کی توجہ ہونی چاہئے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی اپنا کام بڑی ذمہ داری سے کر رہی ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کو آئے ہوئے تقریباً 16 ماہ ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان 16 ماہ میں کوئی ایک ایسی مثال honourable parliamentarians نہیں دے سکیں گے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے کسی adulteration پر، کسی hygiene پر کسی شخص کو پکڑا ہو اور اس کو کسی دباؤ پر، کسی سفارش سے یا اپنے SOPs سے ہٹ کر treat کیا۔ اگر ایسا ہوا ہے تو میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہمارے قانون میں زیادہ سے زیادہ 10 سال اور زیادہ سے زیادہ 10 لاکھ روپے تک جرمانہ ہے۔ کوئی ایسا ریسٹورنٹ جو adulteration یا hygiene پر سیل ہوا ہو وہ اگر 72 گھنٹے سے پہلے کھلا ہو تو میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ ہم یہ تاریخ رقم کرنے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی یہاں ہاؤس میں کھڑے ہو کر کہا تھا کہ اگر ہمیں جس دن ملاوٹ پر compromise کرنا پڑا، جس دن ہم نے ملاوٹ مافیا کے سامنے ہتھیار پھینک دیئے، کسی کے اثر کو ہم نے قبول کر لیا تو میں کسی اور کا دعویٰ نہیں کرتا کم از کم میں اس ہاؤس سے resign کر جاؤں گا اور اس portfolio پر نہیں رہوں گا۔

جناب چیئرمن! میں نے تہیہ کیا ہوا ہے، یہ تحریک انصاف کا وژن ہے اور یہ میرے قائد کا وژن ہے۔ Stunting growth کی بات ہم کرتے ہیں، اجناس میں غذائیت کی بات ہم کرتے ہیں۔ ہم الحمدللہ fortification پر کام کر رہے ہیں آج سے پہلے fortification پر کام نہیں ہوا۔ الحمدللہ ہمیں آٹے اور گھی میں کامیابی مل رہی ہے اور انشاء اللہ ہم اس صوبے کی عوام کو بہتر اور معیاری اشیائے خورد و نوش فراہم کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کی بات سن رہا تھا۔ ماشاء اللہ منسٹر صاحب نے اتنا بڑا دعویٰ کر دیا۔ لگتا ایسے ہے کہ جیسے پنجاب میں سارا کچھ بالکل درست ہو گیا ہے اور ان 16 مہینوں میں ملاوٹ ختم ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین! منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ اگر کہیں ملاوٹ دیکھی گئی تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ یہ اتنا extreme step لینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ منسٹر صاحب ہمیں پیارے ہیں یہ جو دعویٰ کر رہے ہیں ہم ان سے یہ ڈیمانڈ نہیں کرتے۔ ایک محاورہ ہے کہ "نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچے گی" آپ اپنی فوڈ اتھارٹی کو کہیں کہ جگہ جگہ پر ہر چیز ملاوٹ زدہ مل رہی ہے۔ مرچوں میں ملاوٹ ہے، آٹے میں ملاوٹ ہے، گھی میں ملاوٹ ہے اور یہ جو بچوں کی ٹافیاں ہیں ان میں بھی ملاوٹ ہے۔ یہاں on the floor of the House اتنا بڑا دعویٰ کر دینا کہ پنجاب سے ساری ملاوٹ ختم ہو گئی ہے مناسب نہیں ہے یہاں جگہ جگہ ملاوٹ ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: میرے خیال میں منسٹر صاحب نے اس پر کافی detail میں جواب دیا ہے تو it should be disposed of and it is disposed of. چودھری ظہیر الدین تحریک التوائے کار نمبر 343 کا جواب آنا تھا۔ جی، منسٹر صاحب!

قصور کے علاقے مصطفیٰ آباد میں مضر صحت گوشت کی سر عام فروخت

(۔۔۔جاری)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! میں تحریک التوائے کار نمبر 343 کے جواب سے پہلے پھر اسی بات کو دہراؤں گا کہ تھوڑی دیر پہلے ایک معزز پارلیمنٹیرین نے کہا کہ معزز ہاؤس کو اس issue پر توجہ درکار ہے تو مجھے دکھ کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ جناب محمد وارث شاد نے توجہ ہی نہیں دی۔ میرے الفاظ کو شاید انہوں نے غور سے نہیں سنا۔

جناب چیئرمین! میں نے یہ کہا کہ ہم نے جس کو پکڑا ہے، یہ میں نے نہیں کہا کہ پنجاب سے ملاوٹ ختم ہوگئی ہے اور انشاءاللہ یہ اعزاز بھی اللہ تعالیٰ پاکستان تحریک انصاف کو عطا کریں گے لیکن میری پھر وہی گزارش ہے کہ ذرا تھوڑی سی توجہ چاہئے۔

جناب چیئرمین! تحریک التوائے کار نمبر 343 کا جواب عرض ہے کہ محرک نے مضر صحت پانی ملے گوشت کی فروخت سے متعلق بحث کی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی بعد ازاں مورخہ 18۔جولائی 2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں ہے تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاءخُوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے عام شہریوں تک صحت مند اور تازہ گوشت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے مخصوص teams meat safety تشکیل دی ہیں جو کہ روزمرہ کی بنیاد پر سلاٹرہاؤسز اور گوشت کی دکانوں اور احاطوں کا معائنہ کرتی ہیں تاکہ عوام کو تازہ اور صحت مند گوشت کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

جناب چیئرمین! پنجاب فوڈ اتھارٹی کی meat safety teams باقاعدگی سے سلاٹر ہاؤسز کا معائنہ کرتی ہیں تاکہ کوئی مردہ، لاغر اور بیمار جانور ذبح نہ کیا جاسکے۔ اسی طرح meat safety teams گوشت کی دکانوں کا بھی باقاعدگی سے معائنہ کرتی ہیں اور ناقص اور غیر معیاری گوشت ملنے اور فروخت کرنے پر بھاری جرمانہ عائد کرتی ہیں اور دکانون کو سیل بھی کرتی ہیں۔ سال 2017 سے اب تک پنجاب فوڈ اتھارٹی نے قصور میں 660 گوشت کی دکانوں اور احاطوں کا معائنہ کیا جس میں سے 440 گوشت کی دکانوں اور احاطوں کو اصلاحی notices جاری کئے۔

27 گوشت کی دکانوں اور احاطوں کو ناقص گوشت فروخت کرنے پر بھاری جرمانے عائد کئے گئے۔ ایک گوشت کی دکان اور احاطہ کو ناقص گوشت فروخت کرنے کی وجہ سے سیل کیا گیا جبکہ ایک گوشت کی دکان کو EPOs order جاری کئے گئے۔

جناب چیئرمین! مزید برآں Punjab Food Authority Vigilance Wing کے اہلکاران خفیہ ذرائع سے غیر قانونی ذبح خانوں اور ملاوٹ جیسے کہ گھروں میں کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف معلومات اکٹھے کرتے ہیں جن کی بناء پر پنجاب فوڈاتھارٹی کے جانب سے سپیشل raids کئے جاتے ہیں اور ذمہ داران کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں عام شہریوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ٹال فری نمبر 80500-0800 پر فوری رابطہ کریں تاکہ گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19 / 233 محترمہ زنیب عمیر کی ہے جس تحریک التوائے کار کا جواب آنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

پبلک پراسیکیوٹرز کو ریگولر کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس میں سپریم کورٹ کا حکم آنے کے بعد ایک کمیٹی بنادی گئی تھی اس کمیٹی نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے لیکن اس کے جو اعداد مانگے گئے ہیں وہ اس وقت میرے پاس نہیں ہیں جب میرے محکمے کی طرف سے آجائیں گے تو وہ پیش کر دیئے جائیں اب اس تحریک التوائے کار کا جواب اس کے مطابق ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب محترمہ عظمیٰ کاردار ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارت کی جانب سے مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارت کی جانب سے مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارت کی جانب سے مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

بھارت کی جانب سے مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کی پُرزور مذمت

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بھارتی حکومت کی جانب سے مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور انہیں مسترد کرتا ہے۔ بھارت میں انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزی کی جارہی ہے اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ بھارت نے پہلے کشمیر کا غیر قانونی الحاق کیا، وہاں تاریخ کا طویل ترین لاک ڈاؤن کیا اور اب مذہب کی بنیاد پر متنازعہ شہریت کے قانون کے ذریعے مسلمانوں کو ٹارگٹ بنایا جارہا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت ذریعے کے اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کا بھارت کے ساتھ غیر قانونی الحاق فی الفور ختم کروایا جائے نیز شہریت کا حالیہ متنازعہ قانون واپس لیا جائے۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بھارتی حکومت کی جانب سے مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور انہیں مسترد کرتا ہے۔ بھارت میں انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزی کی جارہی ہے اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ بھارت نے پہلے کشمیر کا غیر قانونی الحاق کیا، وہاں تاریخ کا طویل ترین لاک ڈاؤن کیا اور اب مذہب کی بنیاد پر متنازعہ شہریت کے قانون ذریعے مسلمانوں کو ٹارگٹ بنایا جارہا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کا بھارت کے ساتھ غیر قانونی الحاق فی الفور ختم کروایا جائے نیز شہریت کا حالیہ متنازعہ قانون واپس لیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بھارتی حکومت کی جانب سے مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور انہیں مسترد کرتا ہے۔ بھارت میں انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزی کی جارہی ہے اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ بھارت نے پہلے کشمیر کا غیر قانونی الحاق کیا، وہاں تاریخ کا طویل ترین لاک ڈاؤن کیا اور اب مذہب کی بنیاد پر متنازعہ شہریت کے قانون کے ذریعے مسلمانوں کو ٹارگٹ بنایا جارہا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کا بھارت کے ساتھ غیر قانونی الحاق فی الفور ختم کروایا جائے نیز شہریت کا حالیہ متنازعہ قانون واپس لیا جائے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

زیرو آور نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آور نوٹس take up کرتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس جناب محمد ارشد کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

پنجاب میں لمبر داری سسٹم ختم نہ کرنے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری داخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب انگریز سے پہلے کے ادوار سے مروجہ لمبر داری سسٹم کو انگریز کی نشانی بتا کر ختم کرنا چاہتا ہے اور معلوم ہوا ہے اس سلسلے میں ایک سمری وزیر اعلیٰ کو بھی ارسال کی گئی ہے۔ لمبر دار حکومت اور ریاست کے نمائندے ہوتے ہیں ان کی حیثیت کو ختم کرنے سے معاشرہ میں کافی مسائل پیدا ہوں گے۔ یہ معاملہ میڈیا اور عالمی اداروں میں جانے سے جگ ہنسائی ہوگی۔ مجھے اس پر زیرو آور نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد!

جناب محمد ارشد: جناب چیئرمین !شکریہ ۔لمبر داری نظام تغلق دور سے شروع ہو کر شیر شاہ سوری، اکبر اعظم سے لے کر انگریز دور سے ہوتا ہوا آج تک قائم و دائم ہے۔ لمبر دار گاؤں کی سطح پر حکومت کا نمائندہ ہونے کے ساتھ ساتھ حکومت اور عوام کے درمیان ایک پل کا کردار ادا کرتا ہے گویا پنجاب میں لمبر داری نظام صدیوں پرانا ہے لمبر دار بہت سے امور میں حکومت کا معاون و مددگار ہے۔ پنجاب بھر میں تقریباً 40ہزار کے قریب لمبر دار ہیں، لمبر دار اپنے گاؤں کا سربراہ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی برادری اور قبیلے کا سربراہ بھی ہوتا ہے۔ لمبر داری کے مختلف قوانین میں موجودہ فرائض درج ذیل ہیں۔

گاؤں والوں سے آبیانہ کی ریکوری، زرعی ٹیکس اور تاوان وغیرہ کی ریکوری، کرایہ وصول کرکے خزانہ سرکار میں جمع کروانا، اموات اور پیدائش کا انداج بذریعہ چوکیدار کرنا، گورنمنٹ کو جرائم کی اطلاع کرنا ، جرائم پیشہ افراد کی اطلاع کرنا ، تجاوزات کی اطلاع کرنا ، امن وعامہ کے قیام کے لئے کردار ادا کرنا گاؤں میں ٹھیکری پہرا لگانا، مصالحتی کردار ادا کرنا، چھوٹے موٹے جھگڑے گاؤں کی سطح پر حل کرنا، فوج سے بھاگے ہوئے اہلکاروں کی اطلاع کرنا، پولیس سے بھاگے ہوئے اہلکاروں کی اطلاع کرنا، رسید و راہداری و تصدیق کرنا، فوجی، پولیس و گاؤں والوں کی تصدیق کرنا، سرکاری اہلکاروں کے لئے بوقت ضرورت کھانا اور رہائش فراہم کرنا ، الیکشن کو conduct کروانے میں تعاون کرنا، وراثت انتقالات کی درست تصدیق کرنا تاکہ کوئی وارث باقی نہ رہ جائے، دہشتگردی کے واقعات کی رپورٹ کرنا، قدرتی آفات کی اطلاع دینا، پنشنر کے وارثان کی تصدیق کرنا، ہنگامی صورتحال میں حکومت کی معاونت کرنا، حکومت اور عوام کے درمیان پل کا کردار ادا کرنا، شناختی کارڈ اور domicile کی تصدیق کرنا۔

جناب چیئرمین !لمبر داروں کی پورے پنجاب میں تعداد 40ہزار کے قریب ہے اور ہر ایم پی اے کے پیچھے 250 سے 300 لمبر دار ہیں۔

جناب چیئرمین !میں سمجھتا ہوں اس نظام کو سبوتاژ کرنا عوام اور لمبرداروں سے بڑی زیادتی ہے کیونکہ لمبردار حکومت اور ریاست کو فری سروس دیتا ہے اُس کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا صرف اُس کو آدھا مربع زمین دی جاتی ہے جو کہ اُس کے فوت ہونے کے بعد اُس کے دوسرے ورثاء کو وہ زمین منتقل ہو جاتی ہے۔

جناب چیئرمین !میری گزارش ہے کہ لمبرداری نظام کے اس سسٹم کو ختم کرنے کے لئے اگر کوئی کوشش کی گئی ہے تو اُس کو اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے اُسے خاموشی سے ختم نہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین !لمبردار گاؤں میں ایک ایسا وضعدار آدمی ہوتا ہے جس کے پاس تمام گاؤں کے لوگ اپنے مسائل لے کر جاتے ہیں، چھوٹے موٹے جھگڑوں میں لوگوں کو اپنے پاس بلا کر حل کر دیتا ہے، فری میں تھانہ میں لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے جاتا ہے۔ تحصیل میں جاتا ہے اور تمام معاملات کی تصدیق کرتا ہے تو اس سلسلے میں مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ اس نظام کو سبوتاژ کرنے کے لئے اس حکومت کو کیا وجہ بنی؟

جناب چیئرمین !میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا معاملہ ہے تو اُس کو اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے اور اگر ایسا معاملہ نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے لیکن میں آپ کو وضاحت کر دوں کہ یہ بارہ کروڑ عوام جو کہ پنجاب کے رہائشی ہیں اُن کے پیچھے وہ لمبردار ہیں۔انگریز نے جب یہ قانون بنایا تھا وہ سوچ سمجھ کر بنایا تھا لمبرداری نظام تو انگریز سے پہلے کا چل رہا ہے انگریزوں نے اس میں کچھ ترامیم کی تھیں کہ اگر ایک گاؤں میں دو برادریاں ہیں ایک آرائیں ہے اور دوسرے جاٹ ہیں تو ایک لمبرداری ایک برادری کو دی جائے اور دوسری برادری کو دی جائے اگر ایک گاؤں میں تین برادریاں ہیں تو اُن برادریوں کے حساب سے لمبرداری دی جائے۔ گاؤں کے چوک میں لمبردار کو ایک زمین کا احاطہ ملتا ہے جس رفاہ عام کا احاطہ کہتے ہیں۔جب کوئی تحصیلدار یا کوئی پٹواری یا کوئی پولیس کا اہلکار یا کوئی بھی حکومتی اہلکار سب سے پہلے گاؤں میں جاتا ہے تو وہ لمبردار کا پوچھتا ہے کہ لمبردار کون ہے اور لمبردار کا گھر کہاں ہے تو وہ اُس کے پاس جاتا ہے وہ لمبردار بے چارہ بلا معاوضہ اُس اہلکار کو چائے بھی پلاتا ہے، روٹی بھی کھلاتا ہے، اُس کو اپنے پاس رہنے کے لئے جگہ بھی دیتا ہے وہ یہ سب کچھ صرف ایک چودھر کے چکر میں دیتا ہے۔ وہ اپنا تمام وقت بھی صرف کرتا ہے اور

اپنے پیسے بھی ضائع کرتا ہے اور اُس کو کوئی معاوضہ بھی نہیں دیا جاتا اس نظام کو ختم کرنے کی بجائے لمبر دار کو ماہانہ الاؤنس دیا جائے کیونکہ وہ مفت میں خدمت کر رہا ہے۔

جناب چیئر مین !میں سمجھتا ہوں وہ حکومت اور ریاست کا نمائندہ ہوتا ہے اور جتنے لمبر دار ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، آپ wind up کریں۔

جناب محمد ارشد: جناب چیئر مین !صرف ایک منٹ میں سمجھتا ہوں کہ لمبر داری نظام کو اگر تو ختم کرنا ہے یا اس میں کوئی ترمیم کرنی ہے وہ خاموشی سے نہیں ہونی چاہئے اُس کو اس ہاؤس میں لایا جائے۔ اس ہاؤس میں اُس پر بحث ہو، کوئی ترمیم ہے یا ختم کرنا ہے یا نہیں کرنا ہے جو کچھ بھی ہے اس ہاؤس میں لایا جائے اگر یہ معاملہ نہیں تو مہربانی کرکے ہاؤس میں on the floor the floor House یہ بتایا جائے کہ یہ معاملہ کس حد تک ہے اور کہاں تک ہے؟

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

رانا منور حسین: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین: جناب چیئر مین !میں اپنے colleague کی بات کو آگے بڑھاتا ہوں۔ اس میں صرف یہ گزارش ہے کہ جس طرح معزز ممبر نے بڑے جذباتی انداز میں لمبر دار کی تعریف اور توصیف کی ہے میں اس کو تھوڑا سے آگے بڑھاتے ہوئے اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لمبر دار اس وقت لاء اینڈ آرڈر کو maintain کرنے کے لئے اپنی stake میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتا ہے۔ لمبر دار اپنے گاؤں میں جو ریونیو کے معاملات ہیں، پولیس کی انفارمیشنز ہیں اور دیگر معاملات ہیں میرے خیال میں ہمارے پنجاب میں کبھی بھی ایسی انفارمیشن نہیں آئی کہ لمبر دار نے کبھی negative role play کیا ہو تو میری وزیر قانون سے humble submission ہے کہ اس کے خلاف جو بھی کوئی ایسی بات یا سازش ہو رہی ہے، اس معزز اسمبلی میں بہت سے معزز ممبر لمبر دار موجود ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ اس سسٹم کو زیادہ مضبوطی سے چلانے کے لئے اس کو آگے بڑھایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں اتنا عرض کروں گا کہ یہ جس طرح کی انفارمیشن محرک نے بتائی ہیں ہمیں بھی کوئی پتا چلا ہے اور replacement کی بات ہو رہی ہے کہ شاید یہ جو ہمارا بلدیاتی سسٹم ہے وہ اس کو replace کر دے گا۔ دونوں طرف ڈھیر سارے لمبر دار بیٹھے ہیں یہ جو لمبر دار ہے یہ ریاست کا نمائندہ ہے، حکومت کا نمائندہ نہیں ہے۔ ریاست کا جو نمائندہ ہوتا ہے اور وہ جو کام کرتا ہے بلا معاوضہ کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں on the floor of the House ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو آدھا مربع پہلے ملتا تھا وہ ہم پرانے لوگوں کو نہیں ملتا یہ جو نئے آباد کار آئے تھے اُن کو آدھا مربع زمین کا ملتا تھا اُس کا بھی ایک Circular SMBR سے issue ہو گیا ہے اور جو لمبر دار فوت ہو جائے اس کی اولاد کو وہ آدھا مربع نہیں جا رہا تو اس کو بھی دیکھیں۔

جناب چیئرمین! وزیر قانون بیٹھے ہیں کہ وہ جو پرانا آدھا مربع دیا گیا تھا وہ اب کیوں نہیں دیا جا رہا وہ وراثت کا انتقال آگے اُن کو نہیں جا رہا تو میں تھوڑی سی عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں محرک کو endorse کرتا ہوں کہ یہ ریاست کا نمائندہ ہے معزز ممبر نے لمبر دار کی کافی ذمہ داریاں، خدمات گنوادی ہیں تو میں اس سلسلے میں وزیر قانون سے بھی عرض کروں گا کہ اگر کوئی ایسی چیز exist کرتی ہے تو پلیز اُس کو چیک کریں یہ سب کے لئے مناسب نہیں ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے۔ میرے خیال میں یہ معاملہ ابتدائی طور پر discuss ہوا تھا۔ گورنمنٹ نے اس معاملے پر state land disposal کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی۔ اس کمیٹی میں جب state land کا آڈٹ کیا گیا تو اس میں ایک بات سامنے آئی تھی۔ جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ لمبر دار کو rural areas میں بالخصوص کالونی ڈسٹرکٹس میں آدھا مربع زمین

بھی دیا جاتا تھا تو وہ state land consider ہوتا تھا۔ اس حوالے سے ایک سوچ یہ پائی جارہی تھی کہ جن لوگوں کو مربع جگہ دی گئی ہے ان سے اگر حکومت واپس لے لے تو اس سے حکومت کو اربوں روپے کا فائدہ ہو سکتا ہے تو یہ ایک اُس وقت کی سوچ تھی۔

جناب چیئرمین! جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ لمبردار کے ساتھ بہت ساری چیزیں attached ہیں۔ اس وقت ہمارے صوبے میں ہزاروں کی تعداد میں لمبردار ہیں جو کہ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ ضرور ہوا ہے کہ rural area میں لمبردار کا جو ایک role ہوتا تھا وہ کم ہوگیا ہے اور وہ کم دو حوالے سے ہوا ہے ایک تو ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا عوام کے ساتھ پہلے جیسا رابطہ نہیں رہا اس حوالے سے role کم ہوگیا۔

جناب چیئرمین! دوسرا کچھ معاملات میں، میں سمجھتا ہوں کہ حکومتی نمائندوں جیسے پولیس اور دیگر اداروں کے لمبرداران کے ساتھ رابطے کا فقدان ہونے کی وجہ سے وہ کردار محدود ہوگیا ہے تو اس لئے یہ بات discuss ضرور ہوئی ہے لیکن اس پر ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب بھی کوئی فیصلہ کیا گیا تو انشاءاللہ تعالیٰ اس معزز ایوان میں لا کر آپ کی approval سے کیا جائے گا اور یہ بات قطعی طور پر درست نہیں ہے کہ اس کو ختم کیا جارہا ہے لہٰذا فی الحال ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوگیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 20-دسمبر 2019 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔